فضلاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہیں

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

فضلاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہیں

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

()......☆......☆......☆......()

()......☆......☆......()

()......☆......()

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ من کان نبیاؤ آدم بین الماء والطین

امابعد! حضور ﷺ کی بشری شکل سے لوگوں کو دھوکہ ہوا کہ آپ میں اور ہماری بشریت میں کوئی فرق نہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں بشر کی عام اور غلیظ اشیاء (فضلات) کے بالمقابل حضور ﷺ کے فضلاتِ مبارکہ کی تفصیل عرض کی ہے تا کہ اہل اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ کی حقیقت نوری بشریت کے لباس میں ہے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۰ صفر ۱۴۲۲ھ بروز سوموار شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین

وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین

امابعد! فقیر قادری مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ اہل اسلام سے عرض گزار ہے کہ حضور ﷺ کی بشریت، آدمیت، انسانیت حق ہے لیکن انہیں اپنے جیسا سمجھنا گمراہی اور سراسر تباہی ہے۔ اس سے آپ کا ہماری جنس ہونا ثابت نہیں کرتا کہ ان کی بشریت کی حقیقت بھی ہماری جیسی ہے بلکہ آپ کی بشریت کے لوازمات گواہ ہیں کہ آپ نورعلیٰ نور ہیں اور ہماری بشریت گندگیوں اور غلاظتوں سے بھرپور۔ یہاں صرف فضلات کے بارے میں گفتگو ہوگی۔

پہلے ایک مقدمہ آخر میں ایک خاتمہ اور درمیان میں دو باب۔ مقدمہ میں عقیدۂ اہل سنت ونظریہ اہل باطل کے ساتھ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کی آراء مقدسہ اور ابواب میں فضلاتِ مبارکہ کی تفصیل اور خاتمہ میں خصائص کریمہ کا ذکر ہے۔

مقدمہ

حضور سرورِ عالم ﷺ کے بشری جسم کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لطیف ونظیف اور پاکیزہ ومطہر کردیا تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت باقی نہ رہی تھی اس لئے چاند سورج چراغ وغیرہ کی روشنی میں جب حضور ﷺ تشریف لاتے تو جسم اقدس اس روشنی کے لئے حائل نہ ہوتا تھا اور دیگر اجسامِ کثیفہ کی طرح حضور ﷺ کے جسم پاک کا کوئی تاریک سایہ نہ پڑتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے فضلات ہماری طرح کثیف اور بدبودار تھے۔

عقیدۂ اہل سنت

ہم حضور ﷺ کو ایسا بشر مانتے ہیں جس میں بشریت کے عیوب ونقائص نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں ''محمد'' پیدا کیا ہے جس کے معنی ہیں ''حمد کیا ہوا'' حمد کے معنی ہیں ''تعریف وثناء'' ظاہر ہے کہ تعریف وثناء حمد وخوبی پر ہی ہوسکتی ہے۔ عیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضور ﷺ چونکہ اپنے مرتبہ ومقام میں مطلقاً محمد ہیں اس لئے ذاتِ مقدسہ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاسکتی جو حضور ﷺ کے حق میں کسی اعتبار سے بھی عیب قرار پائے۔ لہٰذا واضح ہوگیا کہ نجاست وغلاظت، کثافت وثقالت ہر عیب سے حضور ﷺ پاک ہیں اور آپ کی بے عیب

بشریت محمدیت کی دلیل ہے۔ رہا یہ امر کہ لفظ **مثلکم** [ا] سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ہماری مثل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حصر اضافی ہے یعنی **"بالنسبة الی الالوهية"** اس لئے آیت کے معنی یہ ہیں کہ میں عدم الوہیت میں تمہارے جیسا ہوں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

فضلاتِ مبارکہ

حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ مادی کثافتیں نہیں بلکہ نورانی اور روحانی لطافتیں ہیں جو نہ صرف طاہر و مطہر ہیں بلکہ موجب شفاء اور سبب صد برکات ہیں اور جنہیں نصیب ہوا وہ ان کی خوشبو سے معطر اور مرنے کے بعد جنت کا حقدار بنا۔ اسی لئے ہم اہل سنت حضور ﷺ کو نوری بشر مانتے ہیں۔ حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی حضور ﷺ کی بشریت مطہرہ کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وکونه مخلوقا من النور ولاينا فيه كما توهم

اور نبی کریم ﷺ کا نور سے مخلوق ہونا حضور ﷺ کی بشریت کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا

عقیدہ وہابیہ دیوبندیہ

غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی کہتے ہیں بشریت میں نبی علیہ السلام ہماری طرح ہیں صرف یہی فرق ہے کہ وہ نبوت کے وصف سے موصوف ہیں اور ہم نبی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ و تقویۃ الایمان)

واضح فرق

ضد لا علاج ہے ورنہ حضور نبی پاک ﷺ کی بشریت اور عام بشریت میں واضح فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ کو لفظاً و صورۃً بشر مانا جائے باقی کسی شئے کو آپ سے نسبت نہیں۔

خلقت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

چونکہ حضور ﷺ کی خلقت تمام کائنات میں کسی سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے حضور ﷺ کے حوائج و ضروریات کو بھی کسی کے حوائج و ضروریات سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف جلد ۳ میں فرماتے ہیں

بایددانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ او ﷺ باسم جاوجود نشاۃ عنصری از نورِ حق جل و علیٰ گشتہ است

[ا] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ **ترجمہ**: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

کمال قال علیه الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ

جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی دیگر افرادِ انسانی کے پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کی خلقت افرادِ عالم سے کسی فرد کی خلقت کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

خلقت من نور اللہ

میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا

فائدہ

حضور ﷺ کی تخلیق مذکور کو وہابی دیوبندی نہ مانے تو اس کی بدقسمتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تخلیق یوں ہی ہے جب تخلیق ایسی ہے تو پھر آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر تمام غلیظ تصورات آپ کے لئے دل میں جمانا شوم بختی نہیں ہے تو کیا ہے۔

تمام انسان نجاست وغلاظت میں لتھڑے پیدا ہوتے ہیں اور انہیں پیدائش کے بعد غسل دے کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے مگر حضور نبی پاک ﷺ پاک پیدا ہوئے اور آپ پیدائشی طور پر بشریت کی کثافتوں سے پاک تھے۔ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت نور وضیاء کے ساتھ ہوئی اور روشنی میں شام کے محلات چمکنے لگے۔

حضرت ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں

وروی عن امه آمنة انها قالت ولدته نظیفاً ای نقیاً مابه قذرای وسخ ودرن کذارو اه' ابن سعد فی طبقاتٍ وروی انه ء ولدته امه بغیر دم ولا وجع انهتی۔ (شرح شفا لعلی القاری جلد ا، صفحہ ۱۶۵)

حقیقت محمدی ﷺ کی نورانیت

ومما ظهر من علامات نبوته عند مولده وبعده مااخرج الطبرانی عن عثمان ابی العاص الثقفی عن امه انها حضرت آمنة ام النبی ﷺ فلما ضربها المخاض قالت فجعلت انظر الی النجوم تدلی حتی اقول لتقعن علی فلما ولدت خرج منها نوراضاء له البیت وقال سمعت رسول الله ﷺ یقول انی عبدالله وخاتم النبین وان آدم لمنجدل فی طینة وساخبر کم عن ذلك انی دعوة ابی ابراهیم وبشارة عیسیٰ بی ورؤیاء امی رات وکذلك امهات النبین یرین وام رسول الله ﷺ رأت حین وضعة نوراً اضاء ت له قصور الشام اخرجه احمد وصححه ابن حبان والحاکم فی حدیث ابی

امامه عند احمد نحوه واخرج ابن اسحاق عن ثور ابن یزید عن خالد بن معدانی عن اصحاب رسول اللہ ﷺ نحوہ وقالت اضاء ت له بصری من ارض الشام۔ (فتح الباری جلد ۶، صفحہ ۴۵۵،۴۵۴)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں حضور ﷺ کے وہ علامات ِنبوت جو ولادتِ مقدسہ کے وقت اوراس کے بعد ظاہر ہوئے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا اخراج طبرانی نے کیا ہے۔عثمان بن ابی العاص ثقفی نے اپنی والدہ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ عندالولادت میں حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھی جب انہیں دردزہ لاحق ہوا تومیں نے ستاروں کودیکھا اس قدر نزدیک ہوگئے کہ گویا مجھ پرگرے پڑے تھے۔جب حضرت آمنہ نے حضور ﷺ کو جنا توحضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ جس سے سارا گھر منور ہوگیا اور ساری حویلی روشن ہوگئی۔اس حدیث کی شاہد حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اُس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے اوراس کے متعلق میں تمہیں بتاؤں گا (اور یہ ہے) بے شک میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اوراپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اوراسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ماؤں کوخوابیں دکھائی جاتی ہیں اورحضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے حضور ﷺ کو جنتے وقت ایک ایسا نور دیکھا تھا جس سے شام کے تمام محلات روشن ہوگئے تھے۔

اس حدیث کا امام احمد نے اخراج کیا اور ابن حبان وحاکم نے اس کو صحیح کہا اور امام احمد کے نزدیک ابوامامہ کی حدیث اسی کی مانند ہے اور ابواسحٰق نے ثوربن یزید سے بروایت خالد بن معدانی حضور ﷺ کے اصحاب سے بھی اسی کی مانند روایت کیا اوراس روایت میں ہے کہ اس نور کی وجہ سے ارضِ شام کا شہر بصریٰ روشن ہوگیا۔

گھر کی گواہی

ابن کثیر میں اسی واقعہ کی روایت میں یہ مضمون بھی وارد ہوا کہ ولادت باسعادت کے وقت جو نورِ محمدی چمکا اس کی روشنی میں ملک شام کے شہر بصرہ کے اُونٹوں کی گردنیں چمکنے لگیں۔چونکہ حضور ﷺ کی خلقت بے مثالی لطیف ونظیف اور نورانی ہے اس لئے کسی قسم کی غلاظت وکثافت جسم اقدس میں نہیں پائی جاتی اس لئے حضور ﷺ کے جملہ فضلات مبارک پاک تھے۔تفصیل توہم آگے چل کرعرض کریں گے یہاں چند نمونے ملاحظہ ہوں

جسم مبارک

حضور ﷺ کے جسم اقدس کا مادی کثافتوں سے پاک ہونا ان احادیث شریفہ سے بھی روزِ روشن کی طرح واضح

ہے جن میں وارد ہوا کہ حضور ﷺ کی خوشبو کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو نہ کرسکتی تھی ۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

(۱) فاشممت غنبراً قط ولا سکا ولا شیاً اطیب من طیب رسول اللہ ﷺ (مسلم شریف جلد۲صفحہ۲۷۷)

میں نے کوئی مشک وعنبر یا کوئی شے حضور ﷺ کی خوشبو مبارک جیسی خوشبو نہیں سونگھی

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ مدینہ کی راہوں میں سے کسی راہ سے گزرتے تو اہل مدینہ ان راہوں میں مہکتی ہوئی خوشبو پاتے تھے اور کہتے تھے کہ اس راستے سے رسول اللہ ﷺ گزرے ہیں (اس حدیث کو ابویعلی اور بزاز نے صحیح السند سے روایت کیا) (المواہب اللدنیہ صفحہ۸۲)

(۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے رخسار کو چھوا تو اُنہوں نے حضور ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی تیز خوشبو گویا کہ حضور ﷺ نے عطر فروش کے عطر کے کپ سے اپنے مبارک ہاتھ کو نکالا ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ حضور ﷺ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں بہر صورت حضور ﷺ سے مصافحہ کرنے والا اپنے ہاتھ میں تمام دن حضور ﷺ کے دست مبارک کی خوشبو پاتا تھا اور حضور ﷺ کسی بچے کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیتے تھے تو حضور ﷺ کی خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔

(مواہب لدنیہ جلد۱،صفحہ۲۸۳)

پسینہ پاک

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دوپہر کو آرام فرمایا سوتے میں حضور ﷺ کو پسینہ آرہا تھا۔میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور اس میں حضور ﷺ کا پسینہ مبارک کو جمع کیا۔حضور ﷺ بیدار ہوگئے اور فرمایا کہ اے اُم سلیم یہ کیا کررہی ہو؟ میری والدہ نے عرض کیا حضور ﷺ یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے اپنی خوشبو بنارہے ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔

(مواہب لدنیہ جلد۱صفحہ۲۸۳)

(۲) امام قسطلانی شارح بخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں

واما طیب ریحہ ﷺ و عرقہ و فضلاتہ فقد کانت الرائحۃ الطیبۃ صفتہ ﷺ وان لم یمس طیباً۔

(مواہب لدنیہ جلد۱صفحہ۲۸۳)

بہر نوع حضور ﷺ کی ریح مبارک ، پسینہ مقدس اور فضلات شریفہ کی مہکتی ہوئی خوشبو میں سے حضور ﷺ کی ذات مقدسہ کی صفات تھیں خواہ حضور ﷺ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں۔

ابویعلی اور طبرانی نے ایک شخص کا قصہ روایت کیا کہ اس کے پاس کچھ نہ تھا اور اسے اپنی بیٹی کی شادی کرنا تھی اُس نے حضور ﷺ سے استعانت کی۔ حضور ﷺ نے اس سے ایک شیشی منگائی اور اس میں اپنا مبارک پسینہ بھر کر اسے دے دیا اور فرمایا اپنی لڑکی سے کہو وہ اپنے بدن پر میرے پسینہ کو بطورِ خوشبو استعمال کرے تو تمام اہل مدینہ اس کی خوشبو سے معطر ہو جاتے تھے اس لئے لوگوں نے اس گھر کا نام بین المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) رکھ دیا۔

(مواہب لدنیہ، جلد ا صفحہ ۲۸۲)

(۴) وروی انه کان یتبرك ببوله و دمهٖ ﷺ۔ (مواہب لدنیہ جلد ا صفحہ ۲۸۴)

روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے برکت حاصل کی جاتی تھی

(۵) وفی کتاب الجوهر المکنون فی ذکر القبائل و البطونی انه لما شرب ای عبدالله ابن الذبیر دمه تضوع فحمه مسکاد بقیت رائحة موجودة فی فحمه الیٰ ان صلب رضی الله تعالیٰ عنه۔

کتاب جوہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے بدن سے پچھنوں کے ذریعے نکالا ہوا خون پیا تو ان کے دہن مبارک سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ سے ہمیشہ مہکتی رہی یہاں تک کہ ان کو سولی دی گئی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بول مبارک

ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کو اُٹھے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ حضور ﷺ کی ایک خادمہ جن کا نام ام ایمن یا برکہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا۔ صبح کو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہوگی۔

(نسیم الریاض، جلد ا، صفحہ ۳۴۹، ۳۴۸)

فائدہ

محدثین کرام ملا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح اور اسی لئے دارقطنی محدث نے امام بخاری اور امام مسلم پر الزام عائد کیا کہ جب یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے موافق صحیح تھی تو اُنہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں کیوں درج نہ کیا اگر چہ یہ الزام صحیح نہیں اس لئے کہ شیخین نے کبھی اس بات کا التزام نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوئی شرط پر صحیح ہوگی ہم ضرور اس کو اپنی صحیحین میں لائیں گے لیکن دارقطنی کے اس الزام

سے یہ بات ضرور ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث علیٰ شرط الشیخین صحیح ہے۔

(نسیم الریاض جلد۱،صفحہ ۴۴۸ اور شرح شفاء ملا علی قاری جلد۱،صفحہ ۱۶۳)

فضلاتِ خوشبو ناک

اس حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیث صحیحہ سے جلیل القدر ائمہ دین اور اعلامِ اُمت محدثین کرام اور فقہاء نے حضور ﷺ کے بول مبارک بلکہ جمیع فضلاتِ شریفہ کی طہارت کا قول کیا جسا کہ بالتفصیل عبارات نقل کی جائینگی بلکہ بعض روایات حضراتِ محدثین وشارحین کرام مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفاء میں حسبِ ذیل روایت نقل فرماتے ہیں

وروی ان رجلا قال رایت النبی ﷺ فی الذھب فلماخرج نظرت فلم ارشیاً ورأیت فی ذلك الموضع ثلثة احجار للاتی استنجی بھن فاخذ تھن فاذبھن یفوح منھن روائح المدفکنت اذا جئت یوم الجمعة المسجد اخذ تھن فی فتغلب روائتحن روائح من تطیب وتعطر۔

(شرح شفاء شریف یعلی القاری جلد۱،صفحہ ۱۶۲)

(صحابہ کرام میں سے) ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضور ﷺ ضرورت رفع فرمانے کے لئے بہت دور تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے اس جگہ نظر کی کچھ نہ پایا البتہ تین ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور ﷺ نے استنجا فرمایا تھا میں نے انہیں اُٹھالیا ان ڈھیلوں سے مشک کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں۔ جمعہ کے دن جب میں مسجد میں آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کے خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

شوافع کا رد

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری فتح الباری شرح بخاری میں طہارۃ فضلات شریفہ کا مضمون یوں ارقام فرماتے ہیں

وقد تکاثرت الادلة علی طھارة فضلاته وعدالائمة ذلك فی خصائص فلا یلتفت الی ماوقع فی کتب کثیر من الشافعیة مما یخالف ذلك فقد استقوالا مربین ائمتھم علی القول الطھارة۔

(فتح الباری جلد۱،صفحہ ۲۱۸)

بیشک بڑی کثرت سے دلیلیں قائم ہیں حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کے ظاہر ہونے پر اور ائمہ نے اس کو حضور ﷺ کے

خصائص سے شمار کیا ہے لہٰذا اکثر شافعیہ کی کتابوں میں جو اس کے خلاف واقع ہوا ہے قطعاً قابل التفات نہیں اس لئے کہ ان کے ائمہ کے درمیان پختہ اور مضبوط قول طہارۃ ﷺ پر غیر کا قیاس نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف کچھ کہتا ہے تو میرے کان اس کے سننے سے بہرے ہیں۔

قسطلانی شارح بخاری

امام قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ شریف میں حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کی پاکی اور طہارۃ کا بیان فرماتے ہیں

وروی انه کان یتبرك ببوله دمه ﷺ۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱، صفحہ ۲۸۴)

مروی ہے کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور خون مقدس سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔

آگے چل کر فرماتے ہیں

وفی الکتاب الجوهر المکنون فی ذکر القبائل والبطور انه لماشرد ای عبدالله بن الزبیر دمه تضوع فم مسکا ویقیت رائحة موجودة فی فمه الی ان صلب رضی الله عنه۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۴)

کتاب الجواہر المکنون فی ذکر القبائل البطور میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب حضور ﷺ کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ میں انہیں سولی دیئے جانے تک باقی رہی۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آگے چل کر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں

قال النوی فی شرح المهذب واشد لال من قال بطهارة با الحدیثین المعروفین ابا طیبة الحجام حجمه ﷺ وشرب دمه ولم ینکر علیه وان امراة شربت بوله ﷺ فلم ینکر علیها وحدیث ابی طیبه ضعیف وحدیث شرب البول صحیح رواه الدارقطنی وقال هو حدیث حسن صحیح وذالك کاف فی الاحتجاج لکل الفضلات قیاسا ثم قال ان القاضی حسیناً قال الا صح القطع بطهارة الجمیع انتهیٰ۔ (مواہب لدنیہ، جلد ۱ صفحہ ۲۸۵)

علامہ نووی نے شرح مہذب میں فرمایا اور استدلال کیا ان لوگوں نے جو حضور ﷺ کے حدیثین معروفین یعنی بول و براز (پیشاب پاخانہ) کی پاکی اور طہارۃ کے قائل ہیں اس حدیث سے کہ حضرت ابوطیبہ حجام نے حضور ﷺ کے پچھنے لگائے تو

حضور ﷺ کا پچھوں سے نکلا ہوا خون پی گئے اور حضور نے ان پر انکار نہ فرمایا۔ نیز ایک عورت نے حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا اور اس پر بھی حضور ﷺ نے انکار نہ فرمایا ابوطیبہ والی حدیث ضعیف ہے اور بول مبارک پینے کی حدیث صحیح ہے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیثیں ایک دوسرے پر قیاس کر کے تمام فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے بعد علامہ نووی نے فرمایا کہ قاضی حسین کا قول اسی مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تمام فضلاتِ شریفہ کو قطعاً طاہر مانا جائے۔

(نسیم الریاض جلد۱، صفحہ۴۴۸، زرقانی شرح مواہب جلد۲، صفحہ۲۳۱)

حوالے

مدارج النبوۃ وغیرہ معتبر کتابوں میں حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کی طہارۃ منصوص ومرقوم ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا

وصح بعض ائمة الشافية طهارة بوله ﷺ وسائر فضلاته وبه قال ابو حنيفة كمانقله فى المواهب اللدنيه عن شرح البخارى للعينى وصرح به البيرى وشرح الاشباه وقال الحافظ ابن الحجر تظافرت الادلة علىٰ ذلك وعد الائمة ذلك من خصائصه ﷺ ونقل بعضهم عن شرح مشكوٰة لملاعلى القارى انه قال اخبار كثير من اصحابنا واطال فى تحقيقه فى شرحهٖ على الشمائل فى باب ماجاء فى تعطره عليه الصلوٰة والسلام ـ انتهىٰ (شامی جلد۱صفحہ۲۹۳)

اور صحیح قرار دیا بعض ائمہ شافعیہ نے حضور ﷺ کے پیشاب مبارک اور باقی تمام فضلات شریفہ کی طہارۃ اور پاکیزگی کو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جیسا کہ مواہب میں عینی شرح بخاری سے نقل کیا ہے اور اس کی تصریح علامہ بیری نے شرح اشباہ میں فرمائی اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے کہا کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور تمام فضلاتِ شریفہ کی پاکی اور طہارۃ پر قوی دلیلیں قائم ہیں اور ائمہ نے اسے حضور ﷺ کے خصائص کریمہ میں شمار کیا ہے اور بعض علماء نے ملاعلی قاری کی شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے اکثر اصحابِ حنیفہ کا اس مسئلہ میں پسندیدہ قول یہی ہے کہ حضور ﷺ کے جمیع فضلاتِ شریفہ طیب وطاہر اور پاک ہیں اور ملاعلی قاری نے اپنی شرح علی الشمائل باب ماجاء فی تعطرہ ﷺ میں طہارۃ فضلاتِ شریفہ کو ثابت کرنے کے لئے پوری تحقیق کے ساتھ طویل کلام فرمایا ہے۔

فائدہ

طہارتِ فضلاتِ شریفہ کے ثبوت میں جلیل القدر علماء محدثین کی بے شمار عبارتیں ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے بخوف طوالت ہم قدر ضرورت پر اکتفا کرتے ہیں۔

مخالفین کے اکابر کے حوالے

(۱) مفتی الٰہی بخش مرحوم نے ایک حدیث شریف نقل کی وہ یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے بال کو اپنی مبارک انگلی سے چھولیا تو اس نے مرتے دم تک اس بال کو جس کو حضور ﷺ نے چھوا تھا مونڈا نہیں اور بعض نے تو یہاں تک مبالغہ کیا کہ آپ کی فصد کا خون تک بھی پی لیا۔

(۲) رسالہ شیم الحبیب قلمی صفحہ ۵ مصنف مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی خاتم مثنوی (جس کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور متبرک سمجھ کر نشر الطیب میں بتمامہا نقل کیا ہے) دراصل وہ چند احادیث کا خلاصہ ہے وہ احادیث یہ ہیں۔

قال انس ماشممت عنبر اقط ومسکاولا شئاً اطیب من محمد رسول اللہ ﷺ وکان یصافح فیظل یومہ یجد ریحھا ویضح یدہ علی راس الصبی فیعرف من بین الصبیان بریحھ اونام فی دار انس فجاء ت امہ بقاررورۃ تجمع فیھا عرقہ فالھا رسول اللہ ﷺ عن ذالک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب وذکر امام البخاری فی التاریخ الکبیر عن جابر لم یکن یم النبی ﷺ فیتبعہ احد الاعراف انہ سلک من طیبہ قال اسحق بن راھویہ ان تلک کانت رائحۃ بلاطیب وروی ابراھیم بن اسماعیل عن جابر انہ اردفنی رسول اللہ ﷺ فالتقمت خاتم النبوۃ بفی فکان ینیم علی مسکاً وروی انہ اذاتغوط انشقت الارض فاتبعلت غائطہ و بولہ وفاحت لذلک رائحۃ طیبۃ کذاروت عائشۃ ولذاقیل بطھارۃالحدثین منہ حکاہ ابوبکر بن سابق المالکی وابو نصر وشرب مالک بن سنان دمہ ویوم احدو مصتہ فقال لن یصیبہ النار وشرب عبداللہ بن زبیر دم حجامۃو شربت برکہ وام ایمن خادمۃ رسول اللہ ﷺ فلم تجداہ الا کماء عذب طیب۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ پایا اور آپ کسی سے مصافحہ فرماتے، ہاتھ ملاتے تو سارا دن اس کے ہاتھوں میں خوشبو پائی جاتی آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ اور بچوں میں خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر میں سونے لگے تو اس کی ماں ایک شیشی

میں آپ کا پاک پسینہ جمع کرنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں گے اور یہ بہترین خوشبو ہے اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ جس کوچہ سے گزر جاتے راستہ چلنے والوں کو کوچہ کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ اس راستہ سے گزرے ہیں۔ حضرت اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی۔ حضرت ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیچھے سوار کرلیا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لے لیا تو مشک کی لپٹیں آنے لگیں اور روایت کیا گیا ہے کہ آپ جب قضا حاجت فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات کو نگل جاتی اور اس جگہ سے پاکیزہ خوشبو آتی رہتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی لئے حضور ﷺ کی دونوں حدثوں سے پاکی کا قول لیا گیا ہے اسے ابو بکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نے بیان کیا ہے اور مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد کے روز آپ کے زخم کو چوسا اور خون پی لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پچھنے کا خون پی لیا اور برکت اور اُم ایمن حضور ﷺ کی باندی نے بے خبری میں آپ کا پیشاب پی لیا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ پاکیزہ خوشبودار اور آب شیریں ہے۔

مذہب ائمہ اسلام

الحمدللہ اسلام کے مسلم ائمہ مجتہدین (جو علم وعمل، عقل ودانش، دیانت وتقویٰ، ایمان واعمال میں امت مسلمہ کے ممتاز ترین افراد ملت ہیں) وہ بھی حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت اور پاکیزگی کے قائل ہیں۔ ہمارے امام اعظم وشافعی کے متعلق سید محمد ابن عابدین شامی اپنی مستند اور مشہور عالم کتاب ردالمحتار جلد ا صفحہ ۲۱۲ میں (زیر عنوان مطلب فی طہارۃ بولہ ﷺ) تحریر فرماتے ہیں

صح عن بعض ائمة الشافعية طهارة بوله ﷺ و سائر فضلاته وبه قال ابو حنيفة كما نقله فى للمواهب اللدنيه من شرح البخارى العينى وشرح به البيروى فى الاشباه۔

بعض ائمہ شافعیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بول اور دیگر فضلات کی طہارت کے قائل ہیں اور یہی کچھ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جیسا کہ مواہب اللدنیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی سے نقل کیا ہے اور علامہ بیری نے اشباہ میں اس کی تشریح کی ہے۔

ازالہ وہم

منکرین کمالاتِ حبیب خدا ﷺ کو ایک حربہ ہاتھ لگا ہے جسے ہر وقت استعمال کرتے ہیں وہ یہ کہ کمالاتِ نبویہ کی روایات کے متعلق جواب نہ بننے پر کہہ دیتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے فقیر اس کا بھی ازالہ کرتا جائے۔ نسیم الریاض شرح

شفاء قاضی عیاض مالکی جلد ا صفحہ ۴۴۰ میں یہی روایات لکھ کر مذکورہ بالا وہم کا ازالہ فرمایا کہ

ان اباطیبة الحجام شرب دمه ﷺ ولم ینکر علیه وام ایمن شربت بوله ﷺ ولم ینکر علیها وقال اذاالا تلج النار بطنك ویروی شرب علی کرم الله وجه وابن زبیر رضی الله تعالیٰ عنه و ﷺ وقال النووی حدیث شرب البول صحیح وحسن و ذلك فی الاحتجاج اذلم ینکر علیها لاامر بغسل فمها۔

تحقیق ابوطیبہ پچھنے لگانے والے نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنے کا خون پی لیا اور آپ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور اُم ایمن نے آپ کا پیشاب پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا اب تیرے شکم میں آگ داخل نہیں ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق حضور ﷺ کے خون پینے کی روایت کی گئی ہے اور علامہ نووی نے فرمایا کہ پیشاب پینے کی حدیث صحیح اور حسن ہے اور حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت کے لئے قابل احتجاج ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہ فرمایا اور نہ ہی منہ دھونے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ

آخر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بھی عرض کردوں وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی پاک ﷺ کے بشری متعلقات کو نہ صرف طاہر ومطہر اور معطر ومعنبر سمجھتے بلکہ وہ انہیں تبرک کے طور عمل میں لاتے چنانچہ جب نبی پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں سے پوچھا کہ تم میرے پسینہ مبارک کو جمع کرکے کیا کروگی تو عرض کی اسے ہم اپنے عطروں میں ملائیں گے تو وہ اور زیادہ مہک اُٹھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس سے ہم اپنے عطروں میں برکت کی اُمید رکھتے ہیں۔

چلتے چلتے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق لکھ دوں تاکہ منکرین قیامت میں یہ نہ کہہ سکیں ہمیں کسی نے نہ بتایا ہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ان کا پورا اعتماد ہے اسی لئے ان کا حوالہ اہمیت کا حامل ہے۔

اہم حوالہ

یہ تمام مضمون حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی صفحہ ۶۸۵،۶۸۶ میں بیان فرمایا ہے۔

فیصلہ

ان تمام حوالہ جات سے مقصد یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کے ساتھ ہمیں اپنے ایمان کو مشابہ بنانے کا حکم ہے وہ اپنے نبی پاک ﷺ کو محض اپنے جیسا بشر مانتے تو وہ بول و براز اور خون مبارک وغیرہ کو اتنا اہمیت نہ

دیتے۔

انور کشمیری کی عجیب و غریب تقریر

مولوی انور کشمیری نے فیض الباری میں لکھا کہ بعض ائمہ نے نبی پاک ﷺ کے ماء مستعمل کی طہارۃ سے استدلال کیا مگر یہ استدلال میرے نزدیک محلِ نظر ہے اگرچہ فی نفسہٖ مسئلہ درست ہے استدلال کے صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علماءِ اُمت حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ کی طرف گئے ہیں جب حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں تو وضو سے بچا ہوا پانی کیوں پاک نہ ہوگا؟ لہٰذا حضور ﷺ کے ماء مستعمل کے پاک ہونے سے مطلقاً ہر ایک کو ماء مستعمل پر حجۃ قائم نہیں ہوسکتی۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ ۲۸۹)

فائدہ

مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے طہارۃ فضلاتِ نبی اکرم ﷺ کو علماء اُمت کا مذہب بتایا۔

کیا کہا تھانوی صاحب نے

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ مروی ہے کہ آپ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔ حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ ابوبکر بن سابق مالکی اور ابونصر نے ان کو نقل کیا ہے اور مالک بن سنان یوم اُحد میں آپ کا خون (زخم کا) چوس کر پی گئے۔ آپ نے فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی اور عبداللہ بن زبیر نے آپ کا خون جو پچھنے لگانے سے نکلا تھا پی لیا تھا اور آپ کی خادمہ جو کہ اُم ایمن نے آپ کا پیشاب پی لیا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۸)

سوان کو معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کے یہ پاکیزہ اوصاف مادی کثافتیں ہیں یا نورانی لطافتیں۔

سوال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے مبارک کپڑے سے حضور کے خشک مادہ منویہ کو کھرچ دیتی تھی اور تر ہونے کی صورت میں دھودیا کرتی تھیں اگر حضور ﷺ کی منی پاک ہوتی تو یہ کھرچنا اور دھونا کس لئے تھا۔ نیز حضور ﷺ حوائجِ ضروریہ سے فراغت پا کر وضو اور غسل کیوں فرماتے تھے؟

جواب

حضور ﷺ کا بول وبراز اور منی وغیرہ فضلات طیب وطاہر اور پاک ہیں ہم بکثرت دلائل وبراہین سے اس دعویٰ کو ثابت کر چکے ہیں اس کے باوجود حکمت تعلیم کی بناء پر خود حضور ﷺ کے حق میں وہ فضلاتِ شریفہ نواقضِ وضو اور موجباتِ غسل کا حکم رکھتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو اُمت کو غسل ووضو کے مسائل اور لباس وبدن کے پاک کرنے کے طریقے کیسے معلوم ہوتے؟ چنانچہ فتاویٰ السعدیه فی فقه الحنفیه میں مفتی الانام سید اسعد المدنی الحسینی انبیاء علیہم السلام کی منی کے پاک ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں

الجواب

اعلم هداك الله الى اصوب الصواب ان منى نبينا ﷺ وكذالك سائر فضلاته طاهرة عندعلمائنا الحنفية كما ستذكره۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہِ صواب کی طرف ہدایت بخشے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی منی مبارک اور اس کے علاوہ حضور ﷺ کے تمام فضلاتِ شریفہ ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک طیب وطاہر ہے جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں

قولنا بالطهارة ليس هو علىٰ اطلاقه بل هو فی حق غيره ﷺ واما فی حق نفسه فهو بات علی حكمه الاصلی۔ انتهیٰ

حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ کا قول اپنے اطلاق پر نہیں بلکہ حضور ﷺ کے غیر حق میں ہے اور حضور ﷺ کے حق میں وہ اپنے حکم اصلی پر باقی ہے۔ (فتاویٰ اسعدیہ جلد اول صفحہ ۴ مطبوعہ مصر)

فائدہ

گویا جو فضلات شریفہ اُمت کے حق میں طیب وطاہر ہیں ان کا حضور ﷺ کے حق میں حکماء کا عمل ہونا ایسا ہے

جیسا **حسنات الابرار سيئات المقربين**

اس کے بعد طہارۃ فضلاتِ شریفہ پر دلیل قائم فرماتے ہوئے ان احادیث کو علامہ اسعد الحسینی نے ارقام فرمایا جو اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں مثلاً ایک قریشی غلام اور مالک بن سنان اور عبداللہ ابن زبیر اور حضرت ابوطیبہ کا مختلف اوقات میں حضور ﷺ کا خون مبارک پینا اور حضور ﷺ کا ان پر انکار نہ فرمایا بلکہ ان کے اس فعل پر انہیں جنت کی خوشخبری

سنانا اور بعض کے حق میں دوسرے الفاظ تعریف وستائش ارشاد فرمانا نیز حضرت اُم ایمن اور اُم یوسف کا حضور ﷺ کا بول مبارک کو پی لینا اور یہ سن کر حضور ﷺ کا مسکرانا اور صحت وشفاء کی خوشخبری ارشاد فرمانا بیان فرما کر صاحب الفتاویٰ الاسعدیہ نے فرمایا کہ یہ احادیث حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کے پاک ہونے کو ثابت کرتی ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

فائدہ

فتاویٰ اسعدیہ کے اس بیان سے ہمارا مسلک اچھی طرح واضح ہوگیا اور جو اعتراض وارد کیا گیا تھا اس کا شافی جواب بھی ناظرین کرام کے سامنے آگیا۔

حضور ﷺ کی بینی شریف کی ریزش

کوئی کتنا ہی بزرگ اور کیسا ہی محبوب کیوں نہ ہو لیکن طبعی اور فطری طور پر اس کے فضلات، بول وبراز، پسینہ، رینٹھ، تھوک وغیرہ موجب نفرت ہی ہوتے ہیں۔ عقیدت اور چیز ہے لیکن کثیف اور غلیظ چیزوں سے طبعی طور پر نفرت کا ہونا امر طبعی ہے۔ ناظرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضلات شریفہ بول وبراز وپسینہ کو کس طرح رغبت اور چاہت کے ساتھ حاصل کرتے تھے یہی معاملہ حضور ﷺ کے تھوک مبارک اور بینی مبارک کی ریزش کے ساتھ صحابہ کرام کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے

واللہ ان نخافة الاوقعت فی کف رجل منھم فدلك بھاوجھه وجلده۔ (بخاری شریف جلد ا، صفحہ ۳۷۹)

خدا کی قسم حضور ﷺ نے بینی مبارک کی کوئی ریزش نہیں پھینکی لیکن وہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر پڑی جس کو اس نے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔

عقیدۂ صحابہ

صحابہ کرام کیسی رغبت اور شوق کے ساتھ حضور ﷺ کی ریزش بینی کو اپنے بدن اور چہروں پر ملتے تھے۔ کیا اس کے بعد بھی حضور ﷺ کے بلغم شریف یا ریزش بینی میں کسی مادی کثافت وغلاظت کا تصور ہوسکتا ہے۔

تھوک مبارک

حضور ﷺ کا تھوک مبارک بھی مادی کثافت وغلاظت سے پاک تھا۔ بخاری شریف میں ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی دعوت کی اور حضور ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے۔

فاخرجت له عجینا فبصق فیه و بارك ثم عمدالی برمتنافبسق فیه بارك۔ (بخاری شریف جلد ۲، صفحہ ۵۸۹)

تو حضرت جابر کی بیوی نے گندھا ہوا آٹا حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا حضور ﷺ نے اس میں تھوک دیا اور ساتھ ہی

دعائے برکت بھی عطا فرمائی۔

بلغم مبارک وغیرہ

حضور ﷺ کی ناک مبارک کی ریزش اطہر اور سینہ اقدس کا جما ہوا بلغم مبارک اور تھوک مقدس کیسا لطیف و نظیف اور طیب و طاہر ہے اور صحابہ کرام اسے کس طرح اپنے چہرے اور بدن پر ملتے تھے اور اپنے آٹے اور ہانڈی میں تھوک مبارک کو مرغوب و محبوب جان کر کمال رغبت و محبت کے ساتھ کھاجاتے تھے۔ جو لوگ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کو معاذ اللہ اپنے فضلات جیسا مانتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اپنا تھوک ڈال دیا کریں اور نہ ہی سبھی اپنے ہی گھر میں تجربہ کرلیں ہانڈی میں ذرا سا تھوک ڈال کر دیکھیں اگر ان کے سر اقدس پر ہانڈی نہ ماری جائے تو میں ذمہ دار ہوں۔ اچھا اگر وہ خود اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے تو اپنے بزرگوں، استادوں اور پیروں مقتداؤں کا تھوک رغبت و محبت کے ساتھ کھالیا کریں کبھی کسی بزرگ کی ناک کی ریزش بلغم کھنکار اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ پر مل لیا کریں لیکن مجھے اُمید نہیں کہ وہ بڑے سے بڑے مقدس انسانوں کا تھوک کھانا یا اس کی کھنکار وغیرہ کو اپنے منہ پر ملنا گوارا فرمائیں بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ دوسرے بلکہ خود اپنے کھنکار اور بلغم کو دیکھنا بھی گوارا نہیں چہ جائیکہ کھانا یا منہ پر ملنا وغیرہ۔

حوالہ کتب معتبرہ و مستندہ

جملہ علمائے اسلام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ طاہر و طیب ہیں بلکہ موجب شفاء و سبب وصد برکات و کرامات ہیں نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں آتش دوزخ اس پر حرام ہے۔ جسے فضلاتِ مبارکہ سے کچھ نصیب ہوا اور خود حضور ﷺ نے اس خوش بخت کو نوید نجات بخشی جسے یہ دولت نصیب ہوئی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جسے مخالفین اہل سنت کو اگر سمجھ آجائے تو نور و بشر کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے لیکن افسوس کہ مخالفین نے عوام کو اس مسئلہ میں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ سب سے پہلے ان صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ جات عرض کرتا ہے جنہیں فضلاتِ مبارکہ کا نوش فرمانا نصیب ہوا۔

شفاء شریف کی بہترین تقریر

ہر بشر کا خون و پیشاب نجس (پلید) اور بیماری بلکہ اس سے ہر ایک کو نفرت ہے لیکن حضور نبی پاک ﷺ کے پیشاب شریف اور خون مبارک کو نوش فرمایا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ومنه شرب مالك بن سنان دمهٖ یوم احد ومصه ایاہ تسویغه ﷺ ذلك له وقوله تصبية النار ومثله شرب عبداللّٰہ بن زبیر دم حجامته فقال علیه السلام ویل لك من الناس ؎ وویل لهم منك ولم ینکر علیه وقد روی نحو من هذا عنه فی امراة شربت بوله فقال تشتکی وجع بطنك ابداً ولم یامر واحد منهم بغسل فم ولانهاہ عن عورہ وحدیث هذه المرأة التی شربت بولهٖ صحیح والزم الدارقطنی مسلماً والبخاری اخراجه فی الصحیح واسم هذه المرأة برکة واختلف فی نسبها وقیل هی ام ایمن وکانت تخدم النبی ﷺ قالت و کان لرسول اللّٰہ ﷺ قدح من عید ان وضع تحت سریرہ یبول فیه من اللیل فیال لیلة تم افتقدہ فلم یجدفیه شیئاً فسئل برکة عنه فقالت قمت وانا عطشانة فشربته۔

یعنی حضور ﷺ کے خون اور بول و براز کے پاک ہونے کے دلائل سے بعض دلائل یہ ہیں مالک بن سنان کا حضور ﷺ کے خون کو اُحد کے دن پینا اور چوسنا اور حضور ﷺ کا اس کو جائز رکھنا اور یہ فرمانا کہ اس کو دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی اور اس کی مثل ہے عبداللہ بن زبیر کا حضور ﷺ کے پچھنے والا خون پینا تو حضور ﷺ نے ان کے لئے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے اور ان پہ انکار نہ فرمایا اور اس کی مثل ان سے ایک عورت کے بارے میں منقول ہے جس نے آپ کا پیشاب پیا تھا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے فرمایا تجھے ہمیشہ پیٹ کا درد نہ ہوگا ان میں سے کسی کو بھی حضور نے منہ دھونے کا حکم نہ دیا اور نہ دوبارہ اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور اس عورت کے پیشاب پینے والی حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی نے امام مسلم و بخاری پہ الزام دیا کہ یہ حدیث ان کے شرائط کے مطابق تھی اُنھوں نے اس کی تخریج کیوں نہ کی۔ اس عورت کا نام برکتہ ہے اور اس کے نسب میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا یہ اُم ایمن ہے جو حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس عورت نے کہا کہ حضور کا لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو حضور ﷺ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا اس میں

؎ اس میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی طرف اس طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت شہاب الدین خفی شرح شفاء یعنی نسیم الریاض جلد اصفحہ ۳۵۹ میں لکھتے ہیں کہ وویل للتحسمو والتالم ۔ وهو اشارة الیٰ قتلهٖ وتعذیبهٖ تحقیرہ لقتل الحجاج له ......وویل للناس منه لما اصاب الناس من خروجه لطلب الخلافة ....وانما جعله ناشیا عن شرب دمه فانه بضعة من النبویة نورانیة قوت قلبه حتی زادت شجاعته وعلت همته ان ینقاد لغیرہ ممن لایستحق الا مارة فضلاعن الخلافة۔ ویل کسی وجہ سے تحسر تالم کا نام ہے اس میں ابن زبیر کے قتل و تعذیب و تحقیر کی طرف اشارہ ہے جو حجاج ظالم کی طرف سے آپ کو پہنچا اور لوگوں کے لئے افسوس اس لئے کہ ابن زبیر کی وجہ سے انہیں تکالیف پہنچیں اور ابن زبیر کو یہ برکت خون مبارک سے ہوئی کہ خون پینے کے بعد ان کی قوت و شجاعت میں اضافہ ہوا۔

آپ رات کو پیشاب کرتے تھے۔ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر اس کو طلب کیا اس میں کچھ نہ پایا تو برکہ سے اس کے متعلق پوچھا اس نے جواب دیا میں اُٹھی مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو میں اسے پی گئی۔

مزید حوالہ جات

مذکورہ بالا واقعات مندرجہ ذیل کتب میں ہیں ۔شفاء شریف جلد ۱،صفحہ ۵۴،شرح للقاری والخفاجی جلد ۱،صفحہ ۲۵، جمع الوسائل للقاری جلد ۲صفحہ ۳ میں ہیں۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی تقریر

شیخ محقق ام ایمن کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں

وبارے دیگر زنے بود کہ نام وے برکہ بود او نیز خدمت مے کرد آنحضرت را پس بخورد بول را و فرمود صحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمارنی شد آں زن ہرگز مگر ہماں بیماری کہ دراں روز از عالم رفت۔

(مدارج ،جمع الوسائل شرح شمائل للامام علی القاری الحنفی جلد ۲صفحہ ۳)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت تھی جس کا نام برکہ تھا وہ بھی حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس نے بھی حضور ﷺ کا پیشاب پیا۔حضور ﷺ نے اس سے فرمایا (خدا کرے) تو ہرگز بیمار نہ ہو چنانچہ وہ عورت ہرگز بیمار نہ ہوئی مگر وہی بیماری کہ جس دن اس عالم سے چل بسی۔

پیشاب مبارک کی خوشبو پشتوں تک

یہی شیخ محقق لکھتے ہیں

ودر بعضی روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت را خوردہ بود پس بوی خوش میدمید از وے واز اولادوے تا چند پشت۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ مرد کہ جس نے حضور ﷺ کا پیشاب پیا ہوا تھا اس سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

فائدہ

درمواہب وشفا ایں دو روایت مذکور نیست روایت است کہ مردم تبرک مے کردند بول آنحضرت ﷺ اما بول مذکور شد احادیث آں واما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آں یکی آنکہ حجامی حجامت کرد آنحضرت را پس بیروں

بردخون راوفرو برداو رادر شکم خود پر سید آنحضرت چکار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہاں کنم آنرا نخواستم کہ خون ترابر زمین ریزم پس پنہاں بردم آنرا در شکم خود فرمود بتحقیق عذر کردی ونگاہداشتی نفس خودرا یعنی از امراض وبلا۔

مواہب اور شفا میں مذکورہ بالا دو روایتیں مذکور نہیں اور روایت ہے کہ لوگ حضور ﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔ پیشاب کی حدیثیں تو مذکور ہوئیں باقی رہا آپ کا خون پینا تو وہ بھی صحابہ سے بارہا واقع ہوا۔

ایک یہ کہ ایک پچھنے لگانے والے نے حضور ﷺ کو پچھنے لگائے خون مبارک جسم پاک سے چوسا اور اس کو پیتا رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا خون کہاں ہے؟ عرض کی میں پی گیا میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کے خون کو زمین پر ڈالوں اسی لئے میں نے اس کو پیٹ میں ڈالا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلاشک تو نے اپنے نفس کو مرضوں اور مصیبتوں سے محفوظ کرلیا۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱، صفحہ ۲۰۷)

آمدہ است کہ چوں مجروح شد آں حضرت روز احد بمکید جراحت او را مالک بن سنان پدر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا آنکہ سفید ساخت آنرا گفتند بینداز گفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا پس فرمود برد آنرا پس فرمود آنحضرت ﷺ ہر کہ خواہد کہ بنگرو بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوئے ایں مرد از عبداللہ بن زبیر آمدہ کہ حجامت کرد آں حضرت ﷺ روزے پس داد مرا خون او گفت غائب کن ایں را در جائیکہ کس نہ بیند و در نیابد پس نوشیدم آرا کہ پوشیدہ تر از اں مکانی نیافتم پس گفت آنحضرت وای تر از مردم و وای مردم را از تو کفایت کرد از قوت مردانگی و شجاعت و شہامت کہ او را از اں حاصل شد۔ الخ (مدارج النبوت صفحہ ۲۶، ۲۵ جلد ۱)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب حضور ﷺ اُحد کے دن زخمی ہوئے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے زخم کو چوسا یہاں تک کہ زخم کو ٹھیک کردیا۔ لوگوں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں آپ کے خون کو ہرگز زمین پر نہ ڈالوں گا پھر اس کو پی گئے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو جنتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اس (مالک بن سنان) کو دیکھ لے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے خون نکلوایا اور مجھے فرمایا کہ اس خون کو ایسی جگہ غائب کرو کہ جہاں کوئی نہ دیکھے اور کوئی نہ پائے۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس خون مبارک کو پی گیا کیوں کہ پیٹ سے بڑھ کر پوشیدہ مکان میں نے نہ پایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور حسرت ہے لوگوں کے لئے تجھ سے۔ اس کلام میں ان کی قوتِ مردانگی اور شجاعت اور شہامت کی طرف اشارہ فرمایا جو ان کو اس خون کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

فائدہ

یہ صرف شکی مزاج کے لئے دو محققین کی تقریر عرض کی ہے ورنہ عاشق مصطفی ﷺ بلا دلیل مان جاتا ہے اور ضدی تو لا علاج ہوتا ہے لیکن پھر بھی اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کی طہارت آپ کی خصوصیات سے ہے۔

جیسے دوسرے خصوصیات کو ماننے سے توحید کو نقصان نہیں ان خصوصیات کو بھی مان لیا جائے تو توحید کو نقصان نہ ہوگا۔ چند خصوصیات ملاحظہ ہوں

نمونہ خصوصیات

(۱) کسی نبی کی عورت باغی یعنی (بدچلن، بدکار) نہیں ہوئی (کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰) (ایسے ہی حضور ﷺ کی جملہ ازواج مطہرات پاکدامن طاہر و پاکیزہ تھیں)

(۲) حضور ﷺ کی بیٹیوں پہ سوکن ڈالنا ناجائز۔

(کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰، مدارج النبوت جلد ا صفحہ ۱۲۸)

(۳) بعض علماء نے آپ کی بیٹیوں کی قیامت تک ہونے والی اولاد پر دوسرے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

(کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰)

(۴) آپ غضب و رضا میں حق ہی فرمایا کرتے تھے۔ (کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰)

(۵) حضور ﷺ کا خواب وحی ہے ایسے ہی دیگر انبیاء کے خواب۔ (کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰ رواہ ابن عباس مرفوعاً و در منشور جلد ۵ صفحہ ۲۸۰، عمدۃ القاری جلد ا صفحہ ۵۳ و رواہ ابن عمیر)

(شفاء شریف جلد ا صفحہ ۱۵۰ و شرح للخفاجی و القاری جلد۲)

(۶) یہ ضروری ہے کہ ہر نبی ہر نقص و عیب و قابل نفرت چیز سے بری ہو۔ (کشف الغمہ جلد۲، صفحہ ۵۰)

(۷) حضور ﷺ نے اپنے اہل بیت کے دودھ پینے والے بچوں سے روزہ رکھایا۔ (کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰)

(۸) جب حضور ﷺ کسی جانور پر سوار رہتے تو وہ جانور نہ پیشاب کرتا نہ لید کرتا۔

(کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۵۰، تفسیر عزیزی پارہ ۳۰) وغیرہ وغیرہ۔

(۹) حضور ﷺ پر خطا جائز نہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد ا صفحہ ۱۲۵، شفاء شریف جلد۲)

(۱۰)حضور ﷺ بھولنے سے پاک ہیں۔

(مدارج النبوۃ جلد اصفحہ ۱۲۵، شفاء شریف جلد ۲، شرح للقاری الخفاجی، مواہب وزرقانی)

(۱۱)حضور ﷺ شک سے بری ہیں۔(مدارج النبوت جلد اصفحہ ۱۲۵)

(۱۲)حضور نبی پاک ﷺ پر جنون اور بے ہوشی جائز نہیں اور ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر۔

انتباہ

نمونہ کے طور پر چند خصائص مبارکہ کا ذکر کردیا ہے تاکہ شکی مزاج شک میں پڑ کر اپنا انجام برباد نہ کرے ورنہ حضور ﷺ کے خصائص مبارکہ لاتعد ولاتحصی ہیں۔ چند ایک فقیر نے اپنی کتاب ''خصائص مصطفیٰ'' میں عرض کردیئے ہیں۔

ہمارا عقیدہ

ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خصائص مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں کہ ان کا ورد ہزاروں مشکلات کا حل اور بے شمار مصائب کا علاج ہے چنانچہ ایک نسخہ آزمودہ محدثین حاضر ہے۔

ذکرتو حل ہر سوال

اہل سیر لکھتے ہیں جو شخص ان دس خصائص کو لکھ کر گھر میں رکھے تو وہ آگ سے محفوظ ہوگا اگر جلتی آگ میں ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔

(۱)حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

(۲)ما ظھر بولہ علی الارض قط

(۳)لم مجلس الذباب علیہ قط

آپ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی

(۴)لم یختلم قط

آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا

(۵)لم یتشاؤب قط

آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی

(٦)لم یھر سب وایة رکبھا قط

آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا

(٧)تنام عیناہ ولاینام قط

آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل کبھی نہیں سویا

(٨)ولد مختوناً

آپ ختنہ شدہ پیدا ہوئے

(٩)ینظر من خلفہٖ کما ینظر من امامہ

آپ جیسا آگے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے تھے

(١٠)کان اذاجلس بین قومٍ کتفاہ اعلیٰ منھم

جب آپ کسی قوم میں بیٹھتے تھے تو آپ اُن سے اونچے ہوتے۔

مزید تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "شرح خصائص کبریٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

مزید حوالہ جات

امام بدرالدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ۱۴ میں لکھتے ہیں

فیہ طھارۃ النخامۃ والشعر منصفل الشافعیۃ یحکمون نجاسۃ الشعر المنصفل وفیھم من بالغ حتی مادان یخرج من الاسلام فقال وفی شعر النبی ﷺ فیہ وجھان نعوذباللہ تعالیٰ من ھذا الضلال۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناک کی ریزش اور جو بال جسم سے جدا ہوں وہ پاک ہیں اور شوافع بدن سے جدا شدہ بال کو نجس کہتے ہیں اور ان میں بعض نے تو اتنا مبالغہ کیا کہ قریب ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہو جائے چنانچہ یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر مبارک کی دو وجہیں ہیں پاک و پلید (نعوذباللہ) اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسی گمراہی سے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں

وفیہ التبرک بآثار الصالحین من الاشیاء الطاھرہ

اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین کے آثار اور اشیاء طاہرہ کے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

(٢)امام بدرالدین عینی قدس سرہ نے فضلاتِ مبارکہ کی طہارت کے دلائل میں کمال کر دیا ہے۔ بخاری شریف میں

جہاں فضلاتِ مبارکہ پر بحث آئی ہیں وہیں امام عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم بے قرار ہو گیا اور بار بار ان کی طہارۃ کے ساتھ اسے تبرک بنانے پر زور دیا نہ صرف حضور ﷺ کے تبرکات بلکہ اولیاء کرام کے تبرکات کے متعلق بھی انہی روایات اور ان جیسی احادیث مبارکہ سے استدلال فرمایا۔

امام عسقلانی

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اسی حدیث کے ماتحت لکھتے ہیں

وفیہ طھارۃ النخامۃ والشعر والمنفصل والتبرک بفضلات الصالحین الطاھرۃ وقد تکاثرت الادلۃ علی طھارۃ فضلاتہ وعد الائمۃ ذلک فی خصائصہ

اس حدیث میں ریزش اور جدا بال کی طہارت کا ثبوت ہے اور صالحین کے فضلاتِ طاہرہ سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

امام قسطلانی

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

واما طیب ریحہ ﷺ وعرقہ وفضلاتہ فقد کانت الراکۃ الطیبۃ صفۃ۔(ﷺ)

بہر حال آپ ﷺ کی خوشبو اور پسینہ وفضلات مبارک خوشبو والے تھے۔

اور اس کے بعد یہی امام لکھتے ہیں

وروی انہ کان یتبرک لہ ودمہ ﷺ

مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رئیس المحدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وھیکس اثر فضلہ ایشان رابروئے زمین ندیدہ زمین می شکافت وفرومی روداز ان مکان بوئے مشک شمیدند۔

(تفسیر عزیزی پارہ ۳۰، جلد ۱، صفحہ ۲۱۹)

کسی نے حضور ﷺ کے فضلہ پاک کا نشان زمین پر نہ دیکھا بلکہ زمین نگل لیتی اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔

فہرست حوالہ جات تصنیفات اسلاف در طہارۃ فضلات سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صفحہ	نام کتاب اسم مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نمبر شمار
جلد ا،صفحہ ۳۷۰	بخاری شریف امام البخاری رحمۃ اللہ الباری	۱
جلد ا،صفحہ ۱۹	عمدۃ القاری للامام بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ	۲
جلد ا،صفحہ ۹،صفحہ ۲۵۲	الخصائص الکبریٰ امام السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	۳
جلد ۲،صفحہ ۵۰	کشف الغمہ امام الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ	۴
جلد اصفحہ ۱۷۰،جلد ۴صفحہ ۲۳۳	مواہب اللدنیہ امام القسطلانی مع شرح الامام الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	۵
جلد اصفحہ ۲۶،۲۵	مدارج للشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۶
جلد اصفحہ ۲۴۴	اشعۃ للمعات	۷
جلد اصفحہ ۲۳۳	ردالمختار امام ابن العابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ	۸
جلد اصفحہ ۳۴۰	مرقات شرح مشکوٰۃ امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ	۹
جلد اصفحہ ۳	جمع الوسائل شرح الشمائل	۱۰
جلد اصفحہ ۳۵۴،۳۵۳	شرح الشفاء علی الخفاجی	۱۱
جلد اصفحہ ۵۴،۵۳	شفاء شریف للقاضی عیاض احمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
	تہذیب الاسماء واللغات امام النووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
پارہ ۳۰صفحہ ۲۱۹،سورۃ انشقاق	تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ	۱۴
صفحہ ۳۸۱،۳۸۰	دلائل النبوۃ الامام ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ	۱۵
جلد ۴صفحہ ۲۲۸،۲۲۷	زرقانی علی المواہب للامام عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح الاشباہ للبیری رحمۃ اللہ علیہ	۱۶
صفحہ ۱۸۰	کبیری شرح منیہ امام الحلبی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷

۱۸	فتح الباری شرح بخاری للامام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	جلد اصفحہ ۲۱۸
۱۹	فیض الباری حاشیہ بخاری از انور کشمیری دیوبندی	جلد اصفحہ ۲۵۰،۲۵۱
۲۰	انوار الباری شرح بخاری احمد رضا بجنوری دیوبندی	
۲۱	جواہر البحار الامام النبہانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کے	صفحات ۲۰۴ تا ۲۷۸
۲۲	نشر الطیب (اشرف علی تھانوی)	
۲۳	جمالِ باکمال (مفتی جامعہ عباسیہ بہاولپور)	

دعائے نبی پاک

حضور ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہوئی جن روایات میں غیر استجابت کا شبہ پڑتا ہے وہ روایات مؤول ہیں۔ تفصیل فقیر نے ''مستجاب دعائیں'' (کتاب) میں لکھ دی ہے۔ حضور ﷺ کی ایک دعا بہت مشہور ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

اللھم اجعل نوراً فی قلبی ونوراً فی قبری ونوراً من بینی یدی ونوراً من خلفی ونوراً من یمینی ونوراً عن شمالی و نوراً من فوقی ونوراً من تحتی ونوراً فی سمعی ونوراً فی بصری ونوراً فی شعری ونوراً فی بشری ونوراً فی لحمی ونوراً فی وصی ونوراً فی عظامی ونورا للھم اعظم لی نورا و اعظمی نورا واجعلنی نوراً۔

اے اللہ میرے قلب وقبر اور میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں اور بائیں اور میرے اُوپر نیچے اور میری آنکھ اور کان اور بال اور چمڑے اور گوشت اور خون اور ہڈیوں میں نور بنا۔ اے اللہ مجھے بڑا نور دے اور مجھے نور دے اور اے اللہ مجھے نور ہی نور بنا دے۔

فائدہ

جب حضور ﷺ کی دعا مستجاب میں حضور ﷺ نے اپنے ہر ہر عضو اور اندر باہر نور ہونا مانگ لیا اور دینے والے نے سب کچھ دے دیا اب منکر نہ مانے تو میں کیا کروں۔

رفع اشتباہ

حدیث مذکور کی صحت کی ضمانت محدثین نے دیدی ہے۔ فقیر کو اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ حضور ﷺ کی دعا مستجاب کی توثیق مندرجہ ذیل دلائل سے عرض کردوں تاکہ اہل ایمان کے ذوق وعرفان میں اضافہ اور ازلی بدبخت کی

قلبی مرض میں ترایدہو۔

حلیہ

حلیہ شریف پڑھنے والے یقین سے تائیدوتصدیق کریں گےخود نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کو انـو دبـراق اوضـاء۔ یتلالا وغیرہ سے موصوف کیا گیا ہے یہاں تک آپ کے تبسم سے دیواریں نورانی ہو جاتیں وغیرہ وغیرہ۔اسی لئے اُمت مصطفیٰ ﷺ نے اپنے نبی پاک پاک کی بشریت مبارک کونورانی بشریت مانا ہے۔

سایہ بھی نہ تھا

حضور سرورِ عالم ﷺ کا سایہ بھی نہ تھا اگرچہ تاریک سایہ ثابت کرنے والے اب بھی اسے ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔اُمت مصطفیٰ ﷺ کے دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ محبوبِ خدا ﷺ کا سایہ نہ تھا۔صرف شکی طبیعت کے لئے چندحوالہ جات حاضر ہیں۔

(۱) حضرت امام نسفی (م ۷۰۱ھ) فرماتے ہیں

قال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ما اوقع ظلك علی الارض لیلا یضع انسان قدمه علیٰ ظلك۔

(معارج رکن چہارم صفحہ ۱۰۰)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تاکہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں

لم یکن للنبی ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوئه ضوء الشمس ولم یقم ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوئه ضوء السراج۔

حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آگیا۔نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار آفتاب کی روشنی پر غالب آگیا۔نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یریٰ له ظل فی شمس ولاقمر

رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا اور نہ ہی چاندنی میں۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ الخصائص الکبریٰ میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

باب الا یة فی انه ﷺ لم یکن له ظل فی شمس ولاقمر

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرت امام ابن سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں

قال ابن سبع من خصائصه ﷺ ان ظله کان لایقع علی الارض وانه کان نورافکان اذامشی۔

(ترمذی، نوادرالاصول، زرقانی جلد۴، صفحہ۲۲۰)

آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ (م ۴۵۰ھ) نے یوں رقم فرمایا

روی ان النبی ﷺ کان اذا مشی لم یکن له ظل۔ (مفردات امام راغب، صفحہ۳۱۷)

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۰۶۹ھ) تحریر فرماتے ہیں

لاظل لشخصه ای جسده الشریف اللطیف

حضور انور ﷺ کے سراپائے لطیف کا سایہ نہیں۔

احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

انه ﷺ اذامشی فی الشمس اوفی القمر لایکون له ظل لشخصه لانه کان نوراً۔

(سیرت حلبیہ جلد۲، صفحہ۴۲۲)

بے شک نبی کریم ﷺ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

ومما یؤید انه ﷺ صارنورا انه کان اذامشی فی الشمس والقمر لایظهر له ظل لانه لا یظهر الا للکثیف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الکثافات الجسمانیة وصیره نورا صرفا لایظهر له ظل اصلا۔ (افضل القریٰ، صفحہ۴۷)

نبی کریم ﷺ کے نوری ہونے کی تائید اس بات سے یہ بھی ہوتی ہے کہ حضور ﷺ جب چاند، سورج کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک

فرما کر آپ کو نورِ خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور ﷺ کا سایہ بالکل ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

علامہ شیخ محمد طاہر مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۴۰۵ ، علامہ شیخ سلیمان جمل فتوحاتِ احمدیہ شرح ہمزیہ صفحہ ۱۷۶ میں اسی مضمون کو بالفاظِ متقاربہ علی الترتیب اس طرح لائے ہیں

لایظھر له ظل لم یکن له ﷺ ظل فی شمس ولا قمر لم یکن للنبی ﷺ وسلم ظل عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنھما لم یکن له ﷺ ظل۔

سیرت شامی میں صاحب شامی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں۔یونہی امام فخر الدین رازی نے خیال فرمایا ہے۔

سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۹۴ پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے۔

لقد نزه الرحمن ظلك ان یریٰ
علی الارض ملقی فانطویٰ لمزیة

رحمٰن نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرمایا اور پامالی سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی عظمت وفضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمائیے

ما جر لظل احمد اذیال
فی الارض کرامة کما قد قالوا
ھذا عجب وکم به من عجب
والناس لظله جمیعا قالوا

حضور ﷺ کے سایہ کا دامن بسبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا یہ بات کس قدر تعجب خیز ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ میں بھی لائے ہیں اور پھر نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں

وقد نطق القران بانه النور المبین و کونه بشر الاینافیه

اس پر قرآن کریم شاہد وناطق ہے کہ حضور ﷺ نورِ مبین ہیں اور حضور کا جامۂ بشریت میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ یوں ارقام پذیر ہیں

ناچار اورسایہ نبود........ نیز در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف ترست وچوں لطیف تر از وے درعالم نباشد اوراسایہ چہ صورت دارد

بے شک نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہاں میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم ﷺ سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں پھر آپ کے لئے سایہ کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

ہر گاہ جب محمد رسول اللہ از لطافت ظل نبود خدائے محمد چگونہ ظل باشد۔ (مکتوبات شریف)

جب محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے سبب لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے لئے سایہ کیسے ہو سکتے ہے؟

لم یخلق الرحمن مثل محمد

ابدا وعلمی انہ لا یخلق

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہیں کرے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں

نبود مر آنحضرت را سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول الیٰ ان قال ونور یکے از اسمائے آنحضرت است ونور را سایہ نباشد۔ (مدارج النبوۃ)

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

ونمی آفتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت ونجاست ودیدہ نہ شد اوراسایہ در آفتاب (الیٰ ان قال) چوں آنحضرت ﷺ عین نور باشد نور را سایہ نباشد۔

آنحضرت ﷺ کے لئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ ﷺ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح مدارج النبوہ جلد ۲ صفحہ ۶۱ میں ہے

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کہیں زمین پلید پر واقع نہ ہو جائے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ ممکن ہے کہ آپ کے سایہ پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر نے اپنی کتاب ''سایہ ندارد'' میں لکھا ہے۔

فائدہ

یہاں صرف یہی عرض کرنا تھا کہ جس ذات کا سایہ نہیں وہ نور نہیں تو اور کیا ہے۔امام اہل سنت سیدنا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

خوراک نور

ہر انسان کے فضلات خوراک بنتے ہیں اچھی خوراک کا اثر فضلات پر پڑتا ہے۔حضورﷺ کی خوراک کے اثرات کا بیان حدیث شریف میں ہے حضورﷺ نے فرمایا

یطعمنی ربی ویسقینی

میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے

یہ ظاہر و باطنی ہر طرح کی غذا کو شامل ہے تو باری تعالیٰ کی قدرت سے کیوں بعید سمجھا جارہا ہے جب وہ مٹی سے ہماری بہتر غذا بناتا ہے تو وہ اپنے پیارے محبوبﷺ کی غذا کو نور کیوں نہیں بنا سکتا۔چونکہ ہمارے حریف بے دینوں سے متاثر ہو کر حضورﷺ کو اپنا جیسا سمجھ کر ہر معاملہ میں اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں۔حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں ہر دور کے بے دینوں کے متعلق یوں تنبیہ فرمائی ہے۔

مثنوی شریف

(۱)اشقیاء را دیدۂ بینا نبود
نیک وبد در دیدہ شان یکسان نمود
(۲)ہمسری با انبیاء بر داشتند
اولیاء را ہمچو خود پند اشتند
(۳)گفت اینک ما بشر ایشان بشر
ماؤ ایشان بستہ خواب خور

(۴) این ند انستند ازعمیٰ
ہست فرقے درمیان بے منتہی

(۵) ہر دوگون زنبور خورد انداز محل
ایک شدزان نیش وزان دیگر عل

(۶) ہردوگون آہوگیا خوردندوآپ
زین یکے سرگیں شدندان مشکناب

(۷) ہردونے خوردند ازیک آبخور
آں یکے خالی وآن پُر از شکر

(۸) صدہزاراں اینچنیں اشباہ بین
فرق شان ہفتاد سالہ راہ بین

(۹) این خورد گردد پلیدی زوجدا
وان خورد گردوہمہ نورخدا

(۱۰) ہر دو صورت گربہم ماندرواست
آب تلخ وآب شیریں راصفاء ست

(۱۱) جزکہ صاحب ذوق کہ شناسد بیاب
اوشناسد آب خوش از شورہ آب

ترجمہ

(۱) شوم بخت حق بین آنکھوں سے محروم ہیں اسی لئے ان کی آنکھوں میں نیک وبد یکساں ہیں۔

(۲) چنانچہ اُنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ کیا اور اُولیائے کرام کو اپنے جیسا سمجھ لیا۔

(۳) اور کہہ دیا کہ ہم بھی بشر ہیں اور وہ بھی بشر کیوں کہ ہم دونوں نینداور طعام کے پابند ہیں اسی لئے ان (انبیاء واولیاء) میں کوئی فرق نہیں۔

(۴) لیکن اُنہوں نے اپنی کور باطنی سے یہ نہ سمجھا کہ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

(۵) مثلاً ایک ہی رنگ کے بھڑ ہیں۔ دونوں نے پھولوں اور شگوفوں کا رس ایک ہی جگہ سے چوسا مگر ایک سے زہر (ڈنک) دوسرے سے شہد پیدا ہوا۔

(۶) دوسری مثال:۔ دو قسم کے ہرنوں کے ایک ہی طرح کا گھاس کھایا اور ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا لیکن ایک سے بے فائدہ مینگنیاں نکلیں دوسرے سے خالص عطر کستوری۔

(۷) تیسری مثال:۔ دو قسم کے نے ہیں ۔ دونوں نے ایک ہی گھاٹ سے سیراب ہوئے لیکن ایک بے کار کھوکھلا ہے دوسرا شکر سے بھرپور ہے۔

(۸) ایسی لاکھوں مثالیں ہیں جن میں ستر برس (بیشمار) کی راہ کا فرق ہے۔

(۹) اسی طرح یہ (عام بشر) غذا کھاتا ہے تو اس سے نجاست نکلتی ہے اور وہ نبی (علیہ السلام) کھاتے ہیں تو وہ تمام نورِ خدا بن جاتا ہے۔

(۱۰) اگرچہ دونوں کی صورتیں ملتی جلتی ہیں تو کیا ہوا (دیکھئے) تلخ پانی اور میٹھے پانی دونوں ہمشکل ہیں (لیکن کڑوا اور ہے میٹھا اور)

(۱۱) صاحب ذوق کے سوا کون پہچان سکتا ہے فلہٰذا اے عزیز کسی صاحب ذوق کی صحبت حاصل کر وہی میٹھے اور کڑوے پانی کا فرق بتا سکتا ہے۔

خیر خواہانہ پند و موعظت

یہی عارف باللہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ ایک اور مقام پر نصیحت فرماتے ہیں کہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر
شیر آن باشد کہ مرد اور اخورد
شیر آن باشد کہ مردم راوند
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد
کم کسے زابدال حق آگاہ شد

ترجمہ

(۱) اے عزیز پاک لوگوں کا قیاس اپنے اوپر نہ کر (دیکھ) شیر اگرچہ لکھنے میں شیر دودھ کا ہمشکل ہے لیکن ان میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ

(۲) شیر (دودھ) وہ ہے جسے آدمی نوش کرتا ہے لیکن شیر (جانور) وہ ہے جو آدمیوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔

(۳) اس غلط قیاس پر تو بہت سے لوگ گمراہ ہوئے شاذ و نادر ہی کوئی بندہ خدا محبوبانِ خدا کا واقف ہو سکا۔

فائدہ

سمجھدار کے لئے حضرت مولانا رومی قدس سرہ کے یہی چند اشعار بھی کافی ہیں کیوں کہ غذا کے اثرات کا نام فضلات ہے۔

فضلات

ہماری غذا کے اثرات پلید اور غلیظ اور محبوبِ خدا ﷺ کی غذا مبارک کے فضلات شریفہ طیب و طاہر بلکہ دارین کی نجات کے ضامن۔ لیکن بے سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفتر بھی بیکار پھر وہ بے سمجھی کے ساتھ ضدی بھی ہو تو . . .

بہشتی انسان

مسلمات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو دنیوی کیفیت کے برعکس ہو گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہونگی ان سے نزدیک والے (دوسرے گروہ کی صورتیں) اس چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن ہوں گی جو آسمان پر چمکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ نہ ان میں اختلاف ہو گا نہ دشمنی ...... نہ وہ بیمار ہوں گے نہ انہیں قضائے حاجات کی ضرور پیش آئے گی۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہو گا ان کی آنکھیں سرمگیں، چہرے بے ریش اور بدن بالوں کے بغیر ہوں گے۔ جو جنت میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا۔ فکر مند نہیں ہو گا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہو گی۔

ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے اجزاء جنت کے ہیں اسی لئے حضور ﷺ نے ان خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بہشتی فرمایا جسے آپ کا خونِ اقدس اور پیشابِ اطہر پینا نصیب ہوا۔

انتباہ

جب عام بہشتیوں کے متعلق یہی ایمان تو پھر بہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے بہشتیوں کی یہ قدر و منزلت ہے ان کے لئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔

بشریت محمد یہ کی تخلیق

ماروے ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ النفوس میں اور ابن السبع نے شفاء الصدور میں کعب الاحبار سے ذکر کیا کہ حضور ﷺ کی تخلیق بشریت محمد یہ رفیع اعلیٰ کے ملائکہ لے کر زمین پر اُترے۔ مدینہ منورہ سے روضہ اطہر سے خاک اُٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں تسنیم کے پاک وصاف پانی سے گوندھا گیا یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہوگئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔

قبلہ اصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اصل طنیت نافِ ارض ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا کمرہ ہے اس معنی پر آپ اصل کائنات ہیں اسی لئے آپ کا لقب امی بھی ہے۔

باب دوم

جسم معطر

عام انسان کی تخلیق سیاہ اور بدبودار مٹی سے ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۲۶)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی۔

چنانچہ فرمایا:

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ o خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ o يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ o

(پارہ ۳۰، سورۃ الطارق، ایت ۷۔۵)

ترجمہ: تو چاہئے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔ جست کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔

ظاہر ہے جہاں ایسی گندی اور بدبودار مٹی ہو وہاں سے بدبو ہی آئے گی اس سے ہر انسان اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ باوجود خود کو صاف ستھرا رکھنے اور صابون وغیرہ سے جسم کو دھونے کے تب بھی انسان کے جسم سے مکروہ اور گندی بو محسوس ہوتی ہے خود کو زیادہ دوسروں کو کم۔ یہ تو اس کریم کی مہربانی ہے کہ اُس نے عیب پوشی فرماتے ہوئے ہماری قدر و منزلت میں آنچ نہ آنے دی کہ ہمارے میں باوجود گندی اور بدبودار مٹی اور گندے اور نجس پانی کے ہماری جسمانی بدبو

نمایاں کرنے کے بجائے محدود رکھی جسے صرف ہم محسوس کریں اور بس۔

اجسادِ انبیاء علیہم السلام

انبیاء ورسل کرام علیٰ نبینا علیہم السلام کے اجسادِ مبارکہ تسنیم جنت سے ہیں۔حدیث شریف میں ہے

انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اھل الجنه۔(ابونعیم)

ہم انبیاء علیہم السلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح مطابق اگتی پرورش پاتی ہیں۔

فائدہ

اہل جنت کی ارواح کی پاکیزگی اوران کی خوشبو سے وہی واقف ہے جو خود اہل بہشت ہے اور بہشت کی خوشبو کی تو یہاں مثال ملنی مشکل ہے پھر وہاں کی ارواح کی خوشبو کا کیا کہنا۔اس کا نمونہ رسالتماب ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو مبارک کا حال ان سے سنئے جنہوں نے سونگھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواهی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم یا دیبا کو آپ کے کفِ مبارک سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔(بخاری جلد ا صفحہ ۲۹۴)

مقدس هاته کی خوشبو

جس شخص سے آپ مصافحہ کرتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ سے خوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ اپنا دست مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا۔بچے آپ کے سامنے آئے آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو اپنے ہاتھ مبارک سے مسح فرمانے لگے میرے رخسار کو بھی آپ نے مسح فرمایا پس میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک یا خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا تھا۔(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)

کستوری سے زیادہ

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرتا تھا یا میرا بدن آپ کے بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔حضرت یزید

بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (زرقانی المواہب جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کرلیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا تو

فکان یتم علی مسکاً

مجھ سے کستوری سی خوشبو مہکتی تھی

جملہ عالم اسلام کا اتفاق

تقریباً تمام مذاہب اسلامیہ کے علماءِ کرام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کا جسم اطہر ہر قسم کی غلاظت و بدبو سے پاک اور صاف وستھرا تھا بغیر بیرونی خوشبو کے استعمال کے آپ کا جسم معطر خوشبونا ک تھا اور ہر صحیح دماغ والے کو آپ کے جسم اطہر سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

وھابی بددماغ

وہابیوں دیوبندیوں کے بعض بددماغ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے جسم سے اس لئے خوشبو آتی تھی کہ آپ دنیوی عطر بہت زیادہ استعمال فرماتے تھے۔

فائدہ

ایسے بددماغ اب بھی ہیں انہیں حضور نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر کی ذاتی فطری خوشبو کا انکار ہے اگر احادیث دکھائیں تو کہیں گے یہ احادیث ضعیف ہیں اگر کوئی روایت دکھائی جائے تو آخری جواب وہی ہوگا جو مذکور ہوا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خوشبو

جونہی حضور ﷺ کا نور مبارک حضور عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم میں منتقل ہوا تو وہ بھی خوشبونا ک ہوگئے چنانچہ بیمار اُمت کے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ پھر یہی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا پھر یہ نور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب تک پہنچا تو یہاں حافظ ابوسعید نیشاپوری نے ابی بکر بن ابی مریم سے اور اُنہوں نے کتب الاخبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ

جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے جب آنکھ کو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے۔ ان کو حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والدان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنانِ قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا اُنہوں نے جواب دیا کہ معلوم کرو کہ رب السموات نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اُنہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عبداللہ (آپ کے والد ماجد) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نوران کی پیشانی میں چمکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے سے حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ برکت نورِ محمدی ﷺ کے بارانِ عظیم مرحمت فرماتے۔ یہ تمام واقعات حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے ظہور ہوئے۔

گھر سے مسجد تک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ دولت کدہ سے مسجد نبوی شریف میں تشریف لاتے تو آپ کی تشریف آوری کا علم خوشبو سے ہو جاتا تھا۔ (رواہ الدارمی و ابو یعلی و بزار)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی گواھیاں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی چند نشانیاں ہیں

(۱) جب کوئی راستہ حضور ﷺ طے فرماتے تو وہ راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ یقین کر لیتے کہ آپ اس راہ سے گزرے ہیں۔

(۲) کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتے۔ (دارمی، بیہقی، ابو نعیم)

عوام کی گواھی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے ہی بوجہ خوشبو کے ہم جانتے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔

راہ گیروں کی گواھی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راہ گیر راستوں کی خوشبو سے جان لیتے تھے کہ حضور ﷺ یہاں سے گزرے ہیں۔

رات کی تاریکی کی گواہی

دارمی نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کی تاریکی میں ہم آپ ﷺ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کو گھر پر لے آئی میں آپ کو قبیلہ سعد کے گھروں میں لے جاتی اور آپ کے جسم اطہر سے مجھ کو مشک کی طرح خوشبو آتی تھی۔

فائدہ

اے وہ بدقسمت انسان اپنے آقا ﷺ کو اپنے اوپر قیاس کرنے والے ذرا اپنے دودھ پیتے بچے کو سونگھئے کہ اس سے کتنی گندی اور طبیعت کو ناخوشگوار کرنے والی بدبو ہے کہ جس سے تو خود بھی گھبراتا ہے لیکن طائف کی دائی اجنبی مائی میرے اور سب کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بچپن کی محبوب خوشبو کی مرغوبیت کو کیسے پیار اور عقیدت سے بیان کر رہی ہیں اس کے باوجود پھر بھی تو سمجھتا ہے کہ وہ بھی بشر۔ پھر تیرے جیسا قسمت کا مارا انسان اور کوئی نہ ہوگا۔

حجیفہ کی گواہی

حضرت حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز پڑھ کر تشریف لائے

فجعل الناس یاخذون یدیه یمسحون بها وجوهم قال فاخذت بیده فوضعتها علی وجهی فاذا هی ابرد من الثلج واطیب رایحة من المسك۔ (زرقانی جلد۴ صفحہ۲۲۷)

تو لوگ آپ سے مصافحہ کرکے ہاتھ اپنے چہروں پر ملتے۔ میں نے بھی آپ سے مصافحہ کرکے اپنے چہرے پر ملا تو آپ کا ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبوناک تھا۔

یزید بن اسود کی گواہی

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا

فاذا هی ابرد من الثلج واطیب ریحا

تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ (زرقانی جلد۴ صفحہ۲۲۷)

شیر خدا کی گواہی

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وصال شریف کے بعد جب میں نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو غسل دیا تو

سطعت منه ريح طيبة لم نجد مثلها قط

آپ سے ایسی خوشبو مہکی کہ میں نے اس جیسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی

کوچے بسادینے

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

ان رسول الله ﷺ اذا مرفی طریق من طرق المدینه وجد وامنه رائحة الطیب و قالو امر رسول الله ﷺ من هذا الطریق

حضور ﷺ جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی سے حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے۔ (دلائل النبوۃ صفحہ ۳۸۰)

معاذ بن جبل کی گواہی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

کنت اسیر مع رسول الله ﷺ وقال ادن منی فد نوت منه فما شمت مسکاً ولا غبر االطیب من ریح رسول الله ﷺ

میں حضور ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے قریب ہو۔ میں آپ کے قریب ہوا تو آپ جیسی میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی اور نہ کوئی عنبر جیسی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو تھی۔

مکھی نہ کبھی بیٹھی

حضور ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بلکہ بعض علماءِ کرام نے فرمایا کہ آپ کے کپڑے پر بھی مکھی نہیں بیٹھا کرتی تھی۔

لطیفہ

کسی نے مکھی سے پوچھا کہ تو حبیب خدا ﷺ کے دامن کو کیوں نہیں لپٹ جاتی جب کہ ساری کائنات آپ کے

دامن اقدس کو لپٹ رہی ہے۔ جواب دیا کہ گندی ہوں مگر گستاخ نہیں ہوں یعنی میں دامن کو نہیں لپٹتی کہ کہیں میری گندگی آپ کو لگ نہ جائے اور میں گستاخوں میں شمار ہو جاؤں۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی حال تھا کہ آپ کا سایہ بھی نہ تھا اور آپ کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ یہی حال ہر فنافی الرسول کامل کا ہے جو کہے کہ حضور ﷺ کی بشریت اور میری بشریت میں کوئی فرق نہیں تو اس کے منہ پر تھوڑا سا گڑ وغیرہ لگا دیں پھر مکھیاں چھوڑ کر قدرت کا تماشا دیکھیں کہ گھنٹہ نہ گزرے گا تو وہ برابری کا دم بھرنے والا توبہ کر کے کہے گا

کہاں میں کہاں وہ نورِ خدا ☆ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

مچھر کا حیاء

حضور ﷺ کے خون اقدس کو مچھر نہیں چوستا لیکن عام بشر کا نہ خون چوستا ہے بلکہ ڈنک لگا دے تو چیخیں نکل جاتی ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ مچھر اپنے نبی علیہ السلام کی پہچان اور ان سے حیاء کرتا ہے لیکن ایک انسان وہ بھی ہے جو کہتا پھرتا ہے کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں صرف یہی کہ وہ نبی ہیں اور ہم نبی نہیں۔

اسی طرح مچھر مکھی وغیرہ کی بات نہیں بلکہ ان کی طرح ہر موذی اور ہر غلیظ قسم کے جانور رسول اللہ ﷺ کے دور رہنے کی کوشش میں رہتے تاکہ وہ کسی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں لیکن یہ موذی انسان ستائے گا تو اپنے نبی علیہ السلام کو ان کے عیوب ونقائص ڈھونڈ کر۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ارمان ظاہر فرمایا کہ

لیس من شی الا ویعر فنی انی رسول اللہ الامردۃ الجن والانس

مجھے ہر شے جانتی ہے کہ میں رسول اللہ (ﷺ) ہوں سوائے سرکش انسان وجن کے۔

جوئیں کہاں

حضور نبی پاک ﷺ کا جسم اطہر چونکہ نورانی ہے اسی لئے آپ کے جسم اطہر میں جوئیں نہیں ہوتی تھیں۔ اس کی اصل وجہ ظاہر ہے کہ جوئیں جسم کے گندے اور غلیظ پسینے اور اس پر گندی میل کچیل جم جانے سے انسانی جسم سے پیدا ہوتی ہیں یہ کوئی بیرونی مخلوق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو انسان صفائی ستھرائی کا خصوصی خیال رکھتا ہوا ایسے ہی دوسرے میلے کچیلے انسان اور ان کے استعمالی کپڑوں اور بستر سے دور رہتا ہوا سے جوئیں نہیں پڑتیں۔ اسی سے اب بھی اپنی جیسی

بشریت کا الزام لگانے والا نہیں سمجھا تو اسے خدا ہی سمجھ دے۔

سوال

حضور ﷺ نے اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھی تھیں پھر دیکھنے کا کیا معنی؟

جواب

ہم اہل سنت نے بار بار یہ قاعدہ دہرایا ہے کہ حضور ﷺ کے اکثر اُمور تعلیم اُمت کے لئے ہوتے تھے مثلاً کپڑے سینا، جوتے گانٹھنا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کام کاج کرنا وغیرہ یہ سب تعلیم اُمت کے لئے تھا اسی طرح آپ کا اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھنا بھی۔ لیکن افسوس کہ جنہوں نے حضور ﷺ کو ہر طرح اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے اسی لئے وہ مسئلہ کی حقیقت کی سمجھ سے کوسوں دور ہیں۔

جمائی یہ عام بشریت کو لازم ہے لیکن حضور ﷺ کو جمائی نہیں آئی بلکہ تجربہ شرط ہے کہ جب کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ صرف ذہن میں تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی تھی اس کے بعد نہ آئے گی۔

فائدہ

چونکہ جمائی کا اصلی اثر شیطان سے ہوتا ہے [1] اسی لئے حضور ﷺ کے لئے شیطانی اثرات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عام بشر شیطان کے ہر وقت گھیرے میں ہے اسی لئے عموماً جمائی کے اثرات حملہ آور ہوتے ہیں اگر وہ احسان فراموش نہ ہو تو جمائی کو روکنے کے لئے مذکورہ بالا عمل کو وسیلہ بنائے تو چھٹکارا ہو سکتا ہے اور تجربہ شرط ہے اس سے منکر وسیلہ کی قسمت کا ستارہ ڈوب گیا ہے ورنہ اس تجربہ شرعی کے باوجود وسیلہ کا انکار نہ کرتا اور ساتھ ہی جمائی سے سمجھ جائے کہ تم کیسے بشر ہو اور حبیب کبریا ﷺ کی بشریت کیسی۔

احتلام

حضور ﷺ کو اپنے جیسے سمجھنے والے اکثر و بیشتر احتلام کی زد میں ہوتے ہیں وہ کیوں صرف اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی ہے کہ اُنہوں نے اس کے محبوب کریم ﷺ کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے ورنہ وہ خود سوچیں کہ انہیں بار بار احتلام کیوں ستاتا ہے اور نبی پاک ﷺ کے لئے ایسا گندا تصور نہ صرف گناہ بلکہ کفر تک پہنچاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے آپ کی ازواج مطہرات اور آل اطہار کو بھی اس گندے فعل سے محفوظ رکھا بلکہ جو شخص اس موذی مرض سے

[1] اس کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب ''البشریۃ تعلیم الامۃ'' میں ہے۔ اُویسی غفرلہٗ

محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ آپ کے محبوب خلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی سینہ پر لکھ کر خود کو احتلام سے بچنے کے لئے لکھ کر سو جائے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔

لطیفہ

جو حضور ﷺ کو محض اپنے جیسا سمجھتا ہے تو خود اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو زندگی بھر احتلام سے محفوظ کر کے دکھلائے اگر اس بیماری سے محفوظ نہیں تو اپنی قدر و قیمت خود سمجھ لے۔

نیند

نیند ہر انسان کو لازم ہے اس کے بغیر زندگی دوبھر ہو جاتی ہے لیکن ہماری نیند اور حضور سرورِ عالم ﷺ کی نیند ایک جیسی نہیں ہماری نیند یہ ہے

هو غشية ثقيلة تهجم على القلب فتقطع عندالمعرفة بالا شياء

وہ ایک باری غنودگی ہے جو دل پر طاری ہو جاتی ہے اشیاء کے پہچاننے کی قوت (حس) سلب ہو جاتی ہے۔

اور حضور ﷺ کے لئے حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

نام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاتاه بلال فاذنه بالصلوٰة فقام وصلى ولم يتوضا

حضور سرور عالم ﷺ آرام فرماتے یہاں تک کہ خراٹے سنے جاتے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطلاع دیتے تو آپ وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے۔

کچھ سمجھا

تھوڑے یا بڑے غور و فکر کے بعد سمجھئے کہ حضور نبی پاک ﷺ ساری رات نیند فرمائیں خراٹے سنے جائیں گہری نیند سوئیں تب بھی آپ کا وضو نہ ٹوٹے گا ویسے تعلیم اُمت کے لئے کر لیں اور کرتے بھی اور ہم صرف ایک منٹ سہارا کر کے اونگھ جائیں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیند سے انسان کے مفاصل جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس سے ہوا کا خروج آسان ہو جاتا ہے اور یہ ہر انسان کو لازم ہے خواہ وہ ہزار بار اپنے مفاصل کے لئے گارنٹی دے تب بھی شریعت مطہرہ اس کے لئے ماننے کو تیار نہیں اور خود انسان بھی اپنی مشینری کے پرزوں کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ لیکن افسوس تو اس بدبخت برادری کا ہے کہ رات کو پیٹ کی ٹینکی فل کر کے سوتے ہی آگے پیچھے کی مشین چالو کر دیتا ہے یہاں تک سردی کا موسم ہو اور گھر کے دروازے کھڑکیاں بند ہوں اور رضائی جسم پر چسپاں ہو پھر صاحب بہادر اچانک بیدار کے ناک کی جھلی سے پوچھیں تو اندازہ معلوم ہو کہ یہ بشر رینگتا ہے خاک پر اور عرش پر ہے ان کی گزر پھر بھی کہتا ہے میں بھی

بشر وہ بھی بشر۔

نیند کی رال

ہر انسان سے سوتے ہی منہ سے رال نکلتی ہے اور وہ صرف بدبودار بلکہ اس میں زہریلا مادہ بھی ہے اسی لئے اطباء کہتے ہیں بیداری کے بعد کلی کے بغیر نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو لیکن محبوب خدا ﷺ اللہ اللہ

ہاتھ مبارک

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کا خاصہ تھا کہ بے حد خوشبودار تھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے

ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہو جاتا۔ [1]

(حجۃ اللہ علی العالمین)

عقیدۂ صحابہ

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے اس نیت سے مصافحہ کیا کہ آپ کے ہاتھ مبارک ان کے ہاتھ کو لگنے سے خوشبو نصیب ہوگی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ہاتھ مبارکہ طبلہ عطار سے زیادہ خوشبوناک تھا۔

فائدہ

صحیح اور برحق ہے کیوں کہ طبلۂ عطار کی خوشبو منٹوں تک رہتی اور ید الٰہی ہاتھ میں دائماً خوشبو مہکتی۔

پسینہ اقدس:

حضور سرورِ عالم ﷺ کا پسینہ خوشبودار تھا اور عام بشر کا پسینہ بدبودار۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پلید اگر گوشت مکروہ تو پسینہ بھی۔ اسی لئے انہیں بوجہ ضرورت گدھا کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دینا پڑا اور انسان کی شرافت کی وجہ سے اس کے پسینہ اس کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن اس کی بدبو اپنی جگہ مسلم ہے وہ کیوں صرف

[1] حضور ﷺ کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشت خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہیں پھرا۔ یہ وہی دست شفا تھا کہ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔ اسی مبارک ہاتھ میں سنگ ریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سو ساٹھ بت کعبے بعد دیگرے منہ کے بل گر پڑے۔ اسی مبارک ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے چاند دو پارہ ہو گیا اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد بار چشمے کی طرح پانی جاری ہوا۔ تفصیل دیکھئے "البشریۃ لتعلیم الامۃ" اُویسی غفرلہٗ

اسی لئے کہ انسان کے گوشت کی ترکیب چار عناصر مٹی اور پانی وغیرہ سے ہے اور مٹی اور پانی کے اجتماع سے بدبو لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ نالی میں پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی جمع ہوں تو وہی پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور حبیب کبریا ﷺ کی بشریت اور آپ کی ترکیب چونکہ نورانی ہے اسی لئے اس سے جو پسینہ نمودار ہوگا وہ بھی نورانی و معطر ہوگا لیکن بدبخت پھر بھی کہتا ہے

میں بھی بشر وہ بھی بشر

اُم المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

عرقه في وجهه مثل اللؤلوا اطيب من المسك

(خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ٦٧)

آپ کے چہرہ اقدس کا پسینہ شریف موتیوں کی طرح اور کستوری سے زیادہ خوشبوناک تھا

شفائے امراض

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ حالت خواب میں آپ ﷺ کو پسینہ آگیا۔ میری ماں اُم سلیم نے ایک شیشی لی اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک اس میں ڈالنے لگی آپ ﷺ جاگ اُٹھے اور فرمانے لگے اُم سلیم! تو یہ کیا کرتی ہے؟ اس نے عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈالتے ہیں اور وہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔

دوسری روایت مسلم میں ہے کہ اُم سلیم نے یوں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے بچوں کے لئے آپ کے پسینہ مبارک کی برکت کے اُمیدوار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے عرق مبارک کو بچوں کے چہرے اور بدن پر مل دیا کرتے تھے اور وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہا کرتے۔

فائدہ

حضور نبی پاک ﷺ نہ صرف خوشبوناک بلکہ دافع البلایا ہیں اور یہ صحابیوں کا عقیدہ تھا وہابیوں کا عقیدہ نہیں۔

اُم سلیم کی گواہی

بی بی اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرماتے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آتا تھا جب پسینہ آتا تو اسے سک (چند خوشبوؤں کا مرکب) میں ملا لیتی تھی۔

(خصائص کبریٰ جلد ا صفحہ ٦٧)

گھر والوں کی خبر غیروں کو کیا خبر

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبرو تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں نورانی کیفیت تھی اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا پسینہ موتی کی طرح اور خوشبو میں مشک ختن جیسا تھا۔ (خصائص کبریٰ جلد ا صفحہ ٦٧)

پسینہ کھوں یا نور

دیلمی نے دو سندوں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوتا مبارک سی رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ آگیا اسی سے ایسا نور پیدا ہوا کہ میں حیران ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کی کہ آپ کا پسینہ اور نور کی کیفیت ابو کبیر ہذلی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتی ہے۔

ومبترا من کل غیر حیضة وفساد مرضعة وداء مغیل واذا نظرت الی اسرة وجهه بسرقت بردق العارض المنهلل

وہ ہر بچے ہوئے حیض اور دودھ پلانے والی کے فساد اور جلد ہلاک کرنے والے مرض سے پاک ہے اور جب تم ان کے چہرے کی شکنوں کو دیکھو گے تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والی بادل کی بجلی چمکتی ہے

بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہوگئے اور میرے ہاں تشریف لا کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ بی بی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو آئی ہو جیسے اُس وقت آئی۔

دیگر

اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوتے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اقدس سے پسینہ آرہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور حیرانی کے

عالم میں چرخہ کاتتنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (خیر البشر۔ بے مثل بشر)

آپ کے پسینہ سے خوشبو کا آنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے توصیف کرنے والے۔ سوائے آپ ﷺ کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی اور جب کبھی آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے تھے جو مشک و عنبر و کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔ (زینت المجالس، خیر البشر، بے مثل بشر)

سوال

یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے راوی ابوعبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

جواب

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے کیوں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ علیہ) نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کرلیں وہ حدیث قابلِ حجت ہوتی ہے۔

عطریوں کا گھر

مقدمہ میں ایک صحابی کا قصہ ہم لکھ آئے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ۔ وہ لایا تو حضور ﷺ نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھردی اور فرمایا یہ شیشی بیٹی کو دو اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسے ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیبین (عطر والے) سے ہوگئی۔ (خصائص کبریٰ)

صاحب روض نطیف فرماتے ہیں

یفوح من عرق مثل الجمان له شذتظل الغرانی منه تعطر

حضور ﷺ کے پسینہ مبارک میں جو چاندی کے موتیوں کے مشابہ تھی خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترکہ ورثہ میں جو چیزیں ملیں وہ یہ تھیں

(۱) ایک نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک (۲) ایک پانی کا پیالہ (۳) ایک خیمہ کا بانس (۴) ایک اُپٹن۔

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اکثر حضور ﷺ آرام فرماتے اور وہیں نزول وحی ہوتا تو آپ کو بوقت نزول وحی پسینہ آجاتا۔ اس پسینہ مبارک کو حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور دلہنوں کو دے دیتی اور جو کوئی آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو اپنے جسم پر مل لیتا مرتے دم تک اس کے جسم سے خوشبو نہ جاتی یعنی اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہتی جو عطر و گلاب و عنبر وغیرہ میں بھی نہ پائی جاتی تھی۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا

حضرت حلیمہ کیا کہتی ہیں

سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی جیسے مشک کی خوشبو ہے۔ آپ سے محبت و عقیدت ہر آدمی کے دل میں موجزن ہوگئی اور آپ سے سب پیار کرتے تھے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کا دست مبارک اس جگہ رکھواتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہوتا یہاں تک کہ اپنے جانوروں کا علاج بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ)

گل گلاب اندر

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج گل سفید اللہ تعالیٰ نے میرے پسینہ سے پیدا فرمایا ایک روایت میں ہے کہ گل سرخ حضور ﷺ کے پسینہ سے پیدا ہوا ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اس سے گل سرخ پیدا ہو گیا جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔ (مواہب لدنیہ)

ازالہ وہم

بعض لوگ گلاب کی احادیث پر شک کرتے ہیں حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فن حدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ یہ محدثین کی اصطلاحی گفتگو ہے اور فقیر اُویسی غفرلہ پہلے عرض کر چکا ہے کہ اصطلاح حق ہے لیکن فضیلت محبوب حق بھی حق ہے۔اسی لئے امام ابوالفرح ہروانی محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں وارد ہوا ہے وہ نبی مختار ﷺ کے بحر فضل وفضیلت بے کنار کا ایک قطرہ ہے جو عزت پروردگار عالم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو بخشی ہے اور جس مرتبہ پر آپ کو بلند فرمایا ہے یہ ان کے بڑے حصے کی ایک معمولی سی مقدار ہے۔(ایضاً)

اصطلاح محدثین کا جواب

ہاں محدثین کی گفتگو اور ان کی اصطلاح بھی حق ہے کیوں کہ وہ تحقیق وتصحیح اسناد کی بناء پر گفتگو کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے شانِ قدر کے لئے بعید ومحال سمجھتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ پر افسوس نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ فی قلوبھم مرض کے مریض ہیں ہاں افسوس ان پر ہے جو ان سے متاثر ہو کر اپنے آقا ومولیٰ کی شانِ اقدس میں محدثانہ گفتگو کی بناء پر شک وشبہ میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی مجبور ہیں کیوں نہ انہیں صحبت بدبختوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت بین آنکھیں تو اس سے بڑھ کر دیکھتی ہیں یہ بشریت کے پسینہ کی بات ہے نوری پسینہ کا حال امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سنیئے۔

پسینہ حبیب اعظم ﷺ سے عرس و کرسی اور لوح وقلم وغیرہ پیدا ہوئے

حضرت امام غزالی قدس سرہ لکھتے ہیں

ومن عرق وجهه خلق العرش والكرسي واللوح والقلم والشمس والحجاب والكواكب وماكان في السماء۔

حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح وقلم، سورج حجاب اور کواکب پیدا کئے گئے۔

(دقائق الاخبار)

فائدہ

مخالفین کے لئے یک نہ شد دو شد بلکہ مرگ شد۔ کہ وہ ظاہری پسینہ سے گلاب کی تخلیق کا انکار کرتا رہا۔ امام الثقلین حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے چہرۂ نورانی (عالم بطون) سے کل کائنات کے اعلیٰ ترین اجزاء کا پیدا ہونا ثابت کر دیا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عالم اسلام میں محتاجِ تعارف نہیں بلکہ وہابی بھی انہیں مانتا ہے۔

مالک بن سنان اورخون مبارک

اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور یا سر مبارک میں خُود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے ابوعبیدہ دوڑے اور آگے بڑھ کر خُود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے ۔ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابوعبیدہ کا ٹوٹ گیا اس کی پرواہ نہ کی ۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ان حلقوں کے نکلنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ (قرہ العیون)

بہشتی جوان کو دیکھو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تو لب مبارک بھی مجروح ہوگیا جس سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ حضرت مالک بن سنان یعنی حضرت ابوسعید خدری کے والد نے جو دیکھا تو آگے بڑھ کر لب مبارک کو چوسنا شروع کردیا اور اتنا چوسا کہ وہ جگہ سفید ہوگئی جب وہ چوس رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے پھینک دو تو اُنہوں نے کہا واللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مبارک کو زمین پر نہ پھینکوں گا اور نگل ہی گئے۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراون ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الیٰ هذا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہشتی کو دیکھنا چاہے اسے دیکھ لے۔

(زرقانی جلد۴ صفحہ۲۳۰)

فائدہ

واقعی وہ بہشتی تھے کہ شہید ہو کر مرے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے اس سے جو خون مبارک نکلا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کرکے فرمایا اسے کہیں ایسی جگہ چھپادو جہاں کوئی نہ دیکھے۔ وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کیا کیا ہے؟ عرض کی ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے گا۔ فرمایا شاید تو پی آیا ہے۔ عرض کی ہاں فرمایا تو بھی دوزخ سے بچ گیا۔ فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔

(خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸، زرقانی جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

شهد کا ذائقه

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خونِ اقدس کا ذائقہ کیا تھا تو فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی۔ (شرح ملا علی قاری)

عقیدۂ صحابه رضی الله تعالیٰ عنهم

راوی لکھتا ہے کہ

فکان یرون ان القوۃ التی به من زلك الدم۔ (انوار محمدیہ صفحہ ۱۶۰)

صحابہ کرام یقین رکھتے تھے کہ حضرت عبداللہ میں جس قدر طاقت تھی کہ کئی سو بہادروں کو اکیلے ہی بھگا سکتے تھے وہ اسی خون مبارک کی وجہ سے تھی۔

مرتے دم تک

جوہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو نکل کر پھیلنے لگی اور یہ خوشبو آپ کے منہ میں ہمیشہ کے لئے قائم ہوگئی تھی یہاں تک کہ آپ کو سولی دی گئی۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸)

قریشی نوجوان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے پچھنے لگوائے جو خون مبارک نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔

فقال اذهب احذرت نفسك من النار

تو فرمایا تو نے خود کو جہنم سے بچالیا

اصل واقعه

جب سرورِ عالم ﷺ فارغ ہوئے تو جس قریشی نوجوان نے پچھنے لگائے تو خون مبارک کو گرانے کے لئے لے گیا

اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ لیا۔ واپس آیا تو آپ نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا خون کا کیا ہوا۔ کہا دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا

این غیبت

کہاں چھپایا ہے

عرض کی

یارسول اللہ ﷺ نفست علی ذلك ان اهریقه فی الارض فهو فی بطنی

یارسول اللہ ﷺ مجھے گراں گزرا کہ آپ ﷺ کا خون مبارک زمین میں دباؤں تو کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اسی لئے میں نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال دیا ہے۔

آپ نے فرمایا

اذهب احذرت نفسك من النار

جعفر طیار

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضور ﷺ کا خون مبارک پی لیا تھا۔

دھن پاک اور تھوک مبارک

حضور ﷺ کا دہن مبارک خوشبودار تھا۔ (شفاء)

زم زم میں خوشبو

حضور ﷺ کی خدمت میں زم زم شریف کا ایک ڈول لایا گیا

فمج فیه فصار اطیب من المسك

تو آپ نے اس میں کلی کی تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گیا۔

نورانی چہرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب ضحک فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

لعابِ مبارک کا کرشمہ

عتبہ بن فرقد جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا اُن کی بیوی اُم عاصم بیان کرتی ہے کہ عتبہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں ہم میں سے ہر ایک خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی تھی تا کہ دوسری سے

اطیب ہوا اور عتبہ کوئی خوشبو نہ لگاتا تھا۔ مگر اپنے ہاتھ سے تیل مل کر داڑھی کو مل لیتا تھا اور ہم سب سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ جب وہ باہر نکلتا تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ ہم استعمال خوشبو میں کوشش کرتی ہیں اور تو ہم سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا سبب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریزے نمودار ہوئے میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آپ سے بیماری کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اُتار دو۔ میں نے کپڑے اتار دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک اپنے دست مبارک پر ڈال کر میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا۔ اُس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی۔ (رواہ الطبرانی، حجۃ اللہ علی العالمین)

فائدہ

بیماری سے تو انہیں شفاء ہو ہی گئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کا منبع (چشمہ) بنا دیا۔

معطر اور بیماری

حضرت عمیرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ قدید (خشک کیا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔ چبا کر ہم سب کو عطا فرمایا ہم میں بوئے ناخوش پیدا نہ ہوئی بلکہ تادمِ زیست ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔ (رواہ طبرانی)

فائدہ

حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے جو قدید سامنے رکھا ہوا تھا اس میں سے دیا۔ اس نے عرض کیا اپنے منہ میں سے دیجئے۔ آپ نے منہ سے نکال کر اُسے دیا وہ کھا گئے۔ اُس روز سے فحش اور کلامِ قبیح اس سے سننے میں نہ آیا۔ مذکورہ بالا اُمور کے علاوہ وہ بے شمار پیش گوئیاں اور دعوات جو پوری اور قبول ہوئیں وہ اس منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھیں۔

حدیبیہ کا کنواں

یوم حدیبیہ میں چاہ حدیبیہ کا تمام پانی لشکر اسلام نے (جو بقول حضرت براء بن عازب چودہ سو تھے) نکال لیا اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن طلب فرمایا اور وضو کر کے پانی کی ایک کلی کنوئیں میں ڈال دی۔ کوئیں میں اس قدر پانی جمع ہوگیا کہ حدیبیہ میں قریباً بیس روز قیام رہا۔ تمام فوج اور ان کے اُونٹ اسی سے سیراب ہوتے رہے۔

لعابِ دھن مبارک

حضور ﷺ کے منہ مبارک کا لعاب زخمی اور بیماروں کے لئے شفاء تھا۔ چنانچہ خیبر کے دن آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ڈال دیا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے گویا درد چشم کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

آنکھ روشن

حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا اور دعا فرمائی پس تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہو گئی۔

سراسر کرامت بنادیا

قرشی عیشمی اپنے صاحبزادے کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے۔ حضور ﷺ عبداللہ کے منہ میں اپنا لعابِ مبارک ڈالنے لگے اور وہ اسے نگلنے لگے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا یہ مسقی (سیراب) ہے۔ حضرت عبداللہ جب زمین یا پتھر میں شگاف کرتے تو پانی نکل آتا تھا۔ (استعیاب واصابہ وخصائص کبریٰ)

کنواں مشک سے پُر

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ڈول لایا گیا آپ نے اس سے تھوڑا سا پی کر کنویں میں ڈال دیا

ففاح منه مثل رائحة مسك۔ (دلائل النبوۃ ابونعیم)

تو اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت انس کی گواہی

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے گھر کے کنوئیں میں لعابِ دہن ڈال دیا۔ جب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں کسی جگہ کا کنواں نہ تھا۔

بغل شریف

حضور ﷺ کی بغل شریف سفید تھی اور اس سے کسی قسم کی ناخوش بو نہ آتی تھی بلکہ کستوری کی مانند خوشبو آیا کرتی تھی۔

ایک صحابی کی گواہی

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگساری کے وقت ایک صحابی کا دل کانپ گیا خود فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا کہ آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور وہ وقت ایسا تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔(دارمی)

بول اقدس

صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کا بول اقدس پینا نصیب ہوا۔ اُنہوں نے عمداً بول سمجھ کر پیا اور رسول اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوتا تو بجائے اظہار ناراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے۔ چند خوش قسمت صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات ملاحظہ ہوں

ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بی بی اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک رات اُٹھ کر ایک جگہ گھر میں کسی برتن میں بول کیا۔ میں جاگی تو مجھے پیاس محسوس ہوئی میں نے اسی برتن سے پی لیا لیکن مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کیا ہے۔ صبح اُٹھتے ہی فرمایا اے اُم ایمن اس برتن والی شے کو باہر پھینک دے۔ میں نے عرض کی حضور! وہ تو میں نے رات کو پی لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ سن کر

نضحك رسول اللّٰہ حتی بدت نواجذہ ثم قال اما واللّٰہ مایجعن بطنك ابداً۔

حضور ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک دکھائی دیئے۔ پھر فرمایا اے ام ایمن تیرا پیٹ کبھی درد نہ پائے گا۔(کنز العمال صفحہ ۱۳۰ عن الحاکم)

برکت بی بی

بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

کان یبول فی قدح من عیدان ثم یوضع تحت سریرہ فاذا القدح لیس فیه شی

حضور ﷺ لکڑی کے پیالہ میں بول اقدس فرمایا کرتے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے (پھر صبح کو گرایا جاتا ہوگا)

ایک رات کو دیکھا کہ وہ خالی تھا آپ نے گھر والوں سے پوچھا کہ اسے کوئی باہر پھینک آیا ہے۔ برکت بی بی جو

اُم المومنین بی بی اُم حبیبہ کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اور بی بی کی کنیت اُم یوسف تھی۔فرمایا اے اُم یوسف تو نے نری صحت حاصل کرلی۔(عبدالرزاق ابن جریح)

فائدہ

بی بی برکت کی کنیت اُم یوسف تھی۔

بول مبارک کی برکت

محدثین کرام لکھتے ہیں کہ

فما مرضت حتی کان مرضہ ماتت۔(ایضاً)

وہ اُم یوسف پھر کبھی بیمار نہ ہوئی یہاں تک وہ آخری بیماری تھی جس میں فوت ہوئی۔

سند الحدیث

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بول مبارک پینے والی روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔

براز مقدس

اُم المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو عرض کی کہ

رأیت یار سول اللہ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرک فما اریٰ شیئا الاانی اجدر ائحۃ المسک

یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فراغت کے بعد اس میں کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ میں اس سے مشک کی سی خوشبو پاتی ہوں۔

اس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ

انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اھل الجنۃ غما خرج منھا شی ابتعلتہ

ہم انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جن کے اجسام اہل جنت کی ارواح پر ہوتے ہیں اس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

تصدیق و تائید از حدیث

مروی ہے کہ

انہ ﷺ اذا ارادان یتغوط انشقت الارض وابتلعت بولہ وغائطہ وفاحت لذلک رائحۃ طیبۃ۔

حضور سرورِ عالم ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی ہے وہ آپ کے بول وغائط شریف کو نگل جاتی

اسی لئے وہاں سے خوشبو مہکتی رہتی تھی۔

فضلہ اقدس کے ڈھیلے کی خوشبو

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمرکاب تھے۔فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی اور میں وہاں گیا جہاں سے آپ واپس آئے تھے وہاں کسی پاخانہ و پیشاب کا اثر نہ پایا ایک ڈھیلا دیکھا جس کو میں نے اُٹھالیا تو اس ڈھیلے سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آئی۔(جمالِ باکمال صفحہ ۳۸،۳۹)

ہر جمعہ فضلہ پاک کا ڈھیلہ خوشبو سے مہکتا

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ شرح شفاء جلد ا صفحہ ۱۶۲ کا بیان گزرا کہ وہ صحابی تین ڈھیلے پڑے (فارغ از استنجائے حبیب ﷺ) گھر لائے وہ خود فرماتے ہیں کہ

اذا جئت یوم الجمعة المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب روائحھن روائح من تطیب وتعطر

جب میں جمعہ کے دن مسجد میں آتا تھا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

فائدہ

یہ کمال بے کمال اُمتی کو عبرت کے لئے کافی ہے کیونکہ مصطفیٰ ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کا ڈھیلہ صحابہ کو جمعہ کی خوشبوئے سنت کے لئے کسی عطر و کستوری کی ضرورت نہ رہی بلکہ وہ تو دوسری خوشبوؤں پر اپنے نبی پاک ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کے ڈھیلے کو ترجیح دے رہا ہے۔

سچ ہے وہ صحابی تھا وہابی نہ تھا

سوال

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فضلاتِ رسول ﷺ کی روایت از ابن علوان موضوع ہے ہم صرف حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ سے منکر ہیں اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔

جواب

یہ صرف زبانی بات ہے ورنہ ہم اسی طہارۃ فضلات کو صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔حضرت امام جلال الدین سیوطی پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیوں کہ یہی

حدیث سات سندات صحیحہ سے مروی ہے اس کے بعد سات سندات بیان فرمائیں۔فقیراُویسی غفرلہ ان کی تلخیص کر کے لکھتا ہے۔

نقشہ سبع سندات

نمبرشمار	سند کا متن	حوالہ
۱	اسماعیل۔عتبہ۔محمد۔ام سعد۔عائشہ صدیقہ	ابونعیم
۲	محمد۔علی۔زکریا۔شہاب۔عبدالکریم۔ابوعبدالکریم۔کنیز عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)	ابونعیم
۳	مخلد۔محمد۔موسیٰ۔ابراہیم۔المنہا (ملیٰ کنیز عائشہ صدیقہ)	حاکم فی المستدرک
۴	محمد بن سلیمان باہلی۔محمد بن حسان اموی۔عبدہ بن سلیمان ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ از (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ ہے ابن دحیہ نے الخصائص میں اس سند کو لانے کے بعد فرمایا یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان بغدادی ثقہ ہے اور صالح الشخص ہے اور عبدہ شیخین کے راویوں سے ہے۔	دارقطنی فی الافراد
۵	عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی،عبدالملک بن عبداللہ بن ولید از ذکوان (مرسلا)	حکیم ترمذی
۶	یہ سند امام سیوطی وفد جنات میں لائے ہیں	
۷	وہی سند جسے سوال میں موضوع کہا گیا	

محدثانہ بحث

فضلاتِ مبارکہ کی احادیث مبارکہ فضائل وکمالات پر مشتمل ہیں عشاق کے لئے تو دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ

عاشق از ابدلیل چہ کار

مشہور مقولہ ہے اہل ظواہر بالخصوص وہابیت دیوبندیت سے متاثر عوام سے گزارش ہے کہ فن حدیث کا قاعدہ ہے کہ

(۱) فضائل میں احادیث ضعیفہ بلکہ وہ موضوعہ جن کا مضمون احادیث صحیحہ سے موید وموثق ہو وہ قابل قبول ہیں۔

(۲) ان روایات میں احادیث صحیحہ بھی ہیں جس سے باقاعدہ فن حدیث ضعیف بھی ہو کر معناً صحیح ہو جاتی ہے۔

(۳) کسی حدیث کی ضعیف یا موضوع سند ہو اس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہو جائے تو وہ حدیث بھی حسن

لغیرہ ہوکر صحیح ہوجاتی ہے۔

(۴) کسی حدیث کا کسی محدث بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہونا قادح نہیں کیوں کہ اس محدث یا محدثین کے علم یا اس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہولیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یا ان کے شرائط پر صحیح ہو۔ جیسے حدیث فضلہ (براز) میں حدیث کو امام بیہقی نے موضوع کہہ دیا لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے سات سندات سے صحیح ثابت کر دکھلایا۔

(۵) الحدیث من حیث الحدیث کو بلاتحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا من وجہ سرکار دوعالم ﷺ کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ اس سے حضور ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات ہوگزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ بدھ کے دن ناخن کٹوانے سے برص پیدا ہوتا ہے۔

حدیث کی بے ادبی کی سزا

ایک عالم دین بدھ کو ناخن کٹوا رہے تھے کسی نے روکا تو جواب دیا کہ جس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے وہ صحیح نہیں فوراً برص میں مبتلا ہوگئے۔ رات کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی اپنے حال کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میری حدیث نہیں سنی تھی۔ عرض کی میرے نزدیک وہ حدیث صحت کو نہ پہنچی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث ہمارے نام سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر اس کے بدن پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ شخص تندرست ہوگیا اُسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔ (نسیم الریاض، شرح شفاء)

باقی قوانین فقیر کی کتاب ''شہد سے میٹھا محمد نام'' میں پڑھئے۔

انتباہ

انہی قوانین کی لاج رکھتے ہوئے ہر اُمتی کا فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے فضلات مبارک کے کمالات میں بدگمانی نہ کرے اگر کسی کی قسمت ازل سے ماری ہوئی ہے وہ جانے اور اس کا خدا۔

ناف بریدہ

ہر انسان کو یقین ہے کہ پیدائش کے وقت اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اس لئے کہ اس ناف کے ذریعے ہر انسان حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حمل میں ہر انسان خون پی کر زندہ رہتا ہے۔ یہ اسی خون کے پینے کی علامت ہے کہ اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اور پھر اُصولِ طب پر اسی خون کے اثرات سے ہر انسان چیچک کا شکار

ہوتا ہے ورنہ کم از کم اس کے بخار کے حملہ سے تو کوئی انسان بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ شرح اسباب (کتاب طب) میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خون سے خوراک نہ دی گئی اسی لئے آپ چیچک کے مرض سے محفوظ تھے اس لئے ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

انسان کے لئے خروجِ ریح ایسی گندی بیماری ہے اسے مجلس میں سو بار چھپاؤ نہ چھپائے چھپتی ہے اور نہ روکے روکتی ہے اگر روکو تو ہزار بیماریاں لاتی ہیں اور جب خارج ہوتی ہے اہل مجلس ہزاروں لعنتیں بھیجتے ہیں خدا نہ کرے کسی صاحب کا ہاضمہ گڑبڑ نہ ہوا گر بدہضمی کی صورت میں اس کا خروج ہو تو اہل مجلس محسوس کرتے ہیں کہ ہفتہ بھر کے مُردار کی بدبو بھی اس سے ہزاروں بار پناہ مانگتی ہے اور اس کا کسی کو انکار ہو تو بتائے۔ اس کے بعد حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن ریح جیسے غلیظ عارضہ سے منزہ اور پاک ہیں۔ (لیکن اس بدبخت کو کون سمجھائے جو عقیدہ رکھتا ہے کہ نفس بشریت میں ہم سب برابر ہیں نبی غیر نبی میں کوئی فرق نہیں) (فتاوی رشیدیہ تقویۃ الایمان ملخصاً)

مادۂ منویہ

یہ وہ مادہ ہے کہ جس کا نام لینا حیاء شرم محسوس ہوتی ہے اسے یار لوگوں نے عوام (بشر) کے لئے پاک کہہ دیا ممکن ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہا جائے کہ آپ کا یہ مادہ مقدس و منزہ تھا تو سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ روایت پیش کر دیتے ہیں جسے فقیر مقدمہ ہذا میں لکھ کر اس کا تفصیلی جواب عرض کر چکا ہے۔ (فلینظر ثمہ)

غسالۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بی بی سلمہ رضی اللہ عنہا کی نظر میں

حضرت علامہ بدرالدین محقق احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ طبرانی کی روایت اوسط سے سلمیٰ زوجہ ابو رافع سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل مبارک کا مستعمل پانی پینا ثابت ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ (ترجمہ از انوار الباری صفحہ ۸۶)

حدیث شریف

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو بی بی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل کا پانی پیا آپ کو اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذھبی فقد حرم اللہ بدنک علی النار

جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا

مدینہ پاک کے درودیوار

اب بھی مدینہ منورہ کے درودیوار سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقانِ حبیب خدا رسول اکرم ﷺ شامہ محبت سے سونگھا کرتے ہیں۔

شبلی کہ یکے از علمائے صاحب وجدان است می گوید کہ تربت مدینہ رائحہ خاص است کہ در ہیچ مشک وعنبر نیست۔

(جذب القلوب صفحہ۱۰)

حضرت شبلی جو صاحب علم ووجدان ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی مبارک میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علامہ مرحوم نے فرمایا کہ

خاک طیبہ از دوعالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ دروے دلبراست

حضرت عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لطیف رسول اللہ ﷺ طاب لھا سیمھا فما المسک والکافور والضدل الرطب

رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی ہوا ایسی خوشبودار ہوگئی ہے کہ کستوری کا عطر صندل ترو تازہ کی کیا مجال

یاقوتی بیان

حضرت یاقوت نے فرمایا کہ منجملہ خصائص مدینہ طیبہ کے ایک یہ ہے کہ وہاں خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے اور وہاں کی بارش کی وہ محبوب و مرغوب خوشبو ہے جو دوسرے شہروں کی بارش میں ایسی خوشبو نہیں ہوتی۔

ابن بطال نے فرمایا

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک مبارک اور درودیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہ

فقیر اُویسی غفرلہٗ کو مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری کا شرف نصیب ہوا۔اللہ واحد شاہد ہے کہ مدینہ پاک کی نرالی خوشبو کا احساس دل ودماغ سے نہیں اُترتا لیکن اس احساس کے لئے بھی دولت ایمان وعشق ضروری ہے اسی لئے حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

واول ارض مس جلد المصطفیٰ ترابھا ان تعظم عرصاتھا وتنسم نفحا تھا وتقبل وبوعھا وجدر انھا

جس سرزمین اقدس کو حضور ﷺ کے جسم اطہر کا چھونا نصیب ہوا لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے اور اس کی ہوائیں سونگھی جائیں اور اس کے درودیوار کو چوما جائے

مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''محبوب مدینہ'' میں ہے۔

بے ایمانی کی نشانی

مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جسے نہیں بھاتی وہ اپنے اُوپر ماتم کرے کیوں کہ حضور ﷺ کے شہر کی فضاء منافقین کو نہ بھائی۔آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضاء مرغوب نہیں تو وہ انہیں منافقین کا بھائی ہے۔

بی بی فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی گواھی

حضور ﷺ کے دفن کے بعد بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت انس سے فرمایا

یاانس طابت نفسك ان تحثوعلی رسول اللہ ﷺ التراب

اے انس تیرے اسی کام سے خوش ہوا کہ تو رسول اللہ ﷺ کی قبر پر مٹی ڈالے

اس کے بعد

اخذت من القبر الشریف فوضعت علیٰ عینھا ونشدت

بی بی نے قبر شریف سے تھوڑی سی مٹی اُٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر یہ شعر پڑھا

ماذا علی من شم تربۃ احمد

ان لایشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لوانھا

حبۃ علیا الایام حرن لیا لیا

حضور ﷺ کی تربت کی خاک جو سونگھے گا اس کا کیا ہے اس کے لئے یہ ہے کہ زندگی بھر ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔مجھ پر

مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہی مصائب روشن کونوں پر پڑیں تو وہ سیاہ راتیں بن جائیں۔

ولادت تمھاری ھماری

کسی کو یقین نہیں آتا تو اپنی ماں یا دایہ یا ہمسایوں کی بڑی بی بی گھر والوں میں سے اپنی پیدائش کا حال پوچھ لے تو یقین آئے گا کہ صاحب بہادر شکم مادر سے باہر تشریف لائے تو سر سے پاؤں تک گندگی، غلاظت اور کیچڑ سے لت پت۔ اگر صاحب بہادر کو نہلایا نہ جاتا تو مکھیاں منٹوں میں بُرا حشر کر دیتیں لیکن............

ولادت باسعادت

حدیث مبارکہ میں ہے کہ

خرج ﷺ نظیفا مابه قذر۔ (مواہب لدنیہ)

غیر مقلدین کا نجس عقیدہ

حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کو طاہر و مطہر عالم اسلام کے جملہ علماء کرام مانتے ہیں لیکن غیر مقلدین وہابی کی نجاست بھری ذہنیت ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا بول مبارک ناپاک اور نجس ھے

جس حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابیہ نے حضور ﷺ کا بول مبارک پانی سمجھ کر نوش کر لیا جب اُس کو پتہ چلا تو سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوگا اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لینے کے باوجود امام الوہابیہ عبداللہ روپڑی اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ غلطی سے پیا گیا ہے رہا آپ کا یہ فرمان کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا۔ یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی اس لئے اس نجس چیز کو اس کے لئے شفاء بنا دیا۔ بہر حال اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث مطبوعہ سرگودھا جلد ا صفحہ ۲۵۱، مصنف عبداللہ روپڑی)

موج پہ آگئے

جس ذاتِ کریم ﷺ نے ناپاکوں کو پاک کیا جس کی گواہی قرآن مجید نے دی

وَيُزَكِّيهِمْ (پارہ ا، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۲۹)

ترجمہ: اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔

(یہ وہابی موجی ہیں) کہ ان کے بول و براز مبارک کو ناپاک اور نجس کہا لیکن موج پہ آ گئے تو کہہ دیا کہ گھوڑوں، اُونٹوں

،بیلوں، بھینسوں، بھیڑوں وغیرہ جانوروں کے پیشاب اور منی وغیرہ پاک بلکہ ان کے مذہب پلید کا مطالعہ کیا جائے تو سراپا پلید ہی پلید ہے اگر کسی کو اعتبار نہیں تو پڑھ لے ان کی غذاؤں کے چند نمونے۔

جانوروں کی منی

کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔(فقہ محمدیہ صفحہ ۴۱)

پاک منی کھانا جائز

(مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جب کہ منی پاک تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔(فقہ محمدیہ جلد ا صفحہ ۴۱، مصنف مولوی ابوالحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے

بجو صید است۔(عرف الجادی صفحہ ۲۳۵)

بجو کھانا جائز ہے

منی ہر چند پاک است (عرف الجادی صفحہ ۱۰ وفقہ محمدی صفحہ ۴۱)

انسان اور جانوروں سب کی منی پاک ہے۔

کچھوا حلال ہے۔(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

گوہ حلال ہے۔(تفسیر ستاری صفحہ ۴۳۶)

داڑھی والے مرد کے لئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے۔(روضۃ الندیہ صفحہ ۲۳۶)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں کو حلال سمجھتے اور رسول اللہ ﷺ کے بول مبارک کو نجس کہتے ہوئے شرماتے بھی نہیں۔اس کی مزید تفصیل کے لئے ''شتر بے مہار وہابی'' کا مطالعہ کیجئے

تم الکتاب بفضل التواب بحرمۃ الشفیع ﷺ یوم الحساب

ھذا آخر مارقمہ

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔پاکستان